INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

۱۴
۴ تا ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ بمطابق یکم تا ۷ ستمبر ۱۹۹۵ء

شیدائیانِ ختمِ نبوت کے چند واقعات

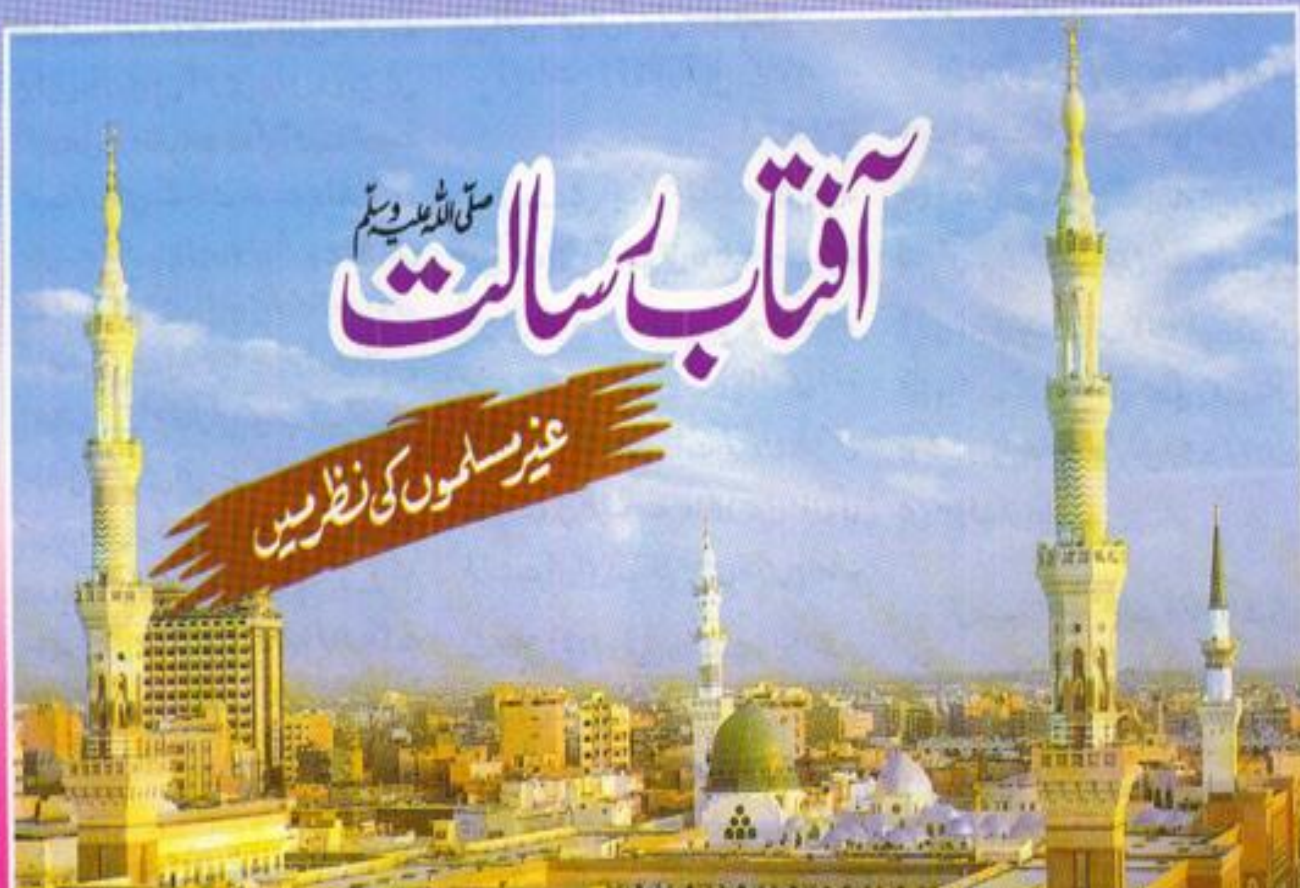

توہینِ رسالت اور اس کی سزا

حلاوتِ ایمان

قبولِ اسلام کی ایمان افروز داستان

وعدہ خلافی

سخت ناپسندیدہ خصلت

قسم کے ساتھ وعدہ طلاق

س.... میرا مسئلہ یہ ہے کہ گزشتہ چار مہینہ پہلے میری شادی ہوئی ہے میری ساس نے مجھے بری (...) میں مجھے اپنی طرف سے چار عدد سونے کی چوڑیاں دی تھیں میرے شوہر نے مجھے بتایا کہ امی مجھے (میرے شوہر کو) طعنے دیتی رہتی ہیں کہ میں نے چوڑیاں بناکر دی ہیں آخر میں دونوں ماں بیٹے میں تکرار ہوئی اور معاملہ بہت بڑھ گیا تو میرے شوہر نے میرے اور ساس کے سامنے مجھ سے چوڑیاں لی اور ساس سے کہا کہ یہ چوڑیاں لو اور اگر یہ چوڑیاں میں نے تم سے لیں تو میں اپنی بیوی کو چھوڑ دوں گا اور اگر میری بیوی نے لی تو میں اسے چھوڑ دوں گا اور یہ بات انہوں نے قسم کھاکر کہی تھی اب آپ کتاب اور سنت کی روشنی میں اس مسئلہ کا حل بیان فرمائیں کہ : یہ دو چوڑیاں کہ اگر ساس دینا چاہیں تو میں لے سکتی ہوں یا اگر کسی اور صورت میں دینا چاہیں تو لے سکتی ہوں۔ کیا کوئی مرد اس طرح کے الفاظ ادا کر سکتا ہے کیا میری ساس اس کے بدلے میں پیسہ دینا چاہیں تو لے سکتی ہوں۔ یا اس کی کوئی دوسری صورت ہو سکتی ہے۔

ج.... بصورت مسئولہ شوہر نے قسم کے ساتھ وعدہ طلاق کیا ہے شرعاً اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی البتہ چوڑیاں لینے کی صورت میں قسم ٹوٹ جائے گی بشرطیکہ طلاق نہ دی۔

خلاصی کی راہ یہ ہے کہ چوڑیاں وصول کرلے اور طلاق نہ دے اور قسم ٹوٹنے کا کفارہ دے دے وہ یہ کہ دو محتاجوں کو دو وقت کا کھانا کھلا دے یا تین روزے رکھے۔

چوڑیوں کے بدلے پیسہ وغیرہ کا حیلہ بھی قابل اشکال ہے "غرض" کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کا حکم بھی چوڑیوں والا معلوم ہوتا ہے۔

نیز یہ کہ شوہر کو اس قسم کی جذباتی اور لایعنی گفتگو سے پرہیز کرنا چاہیں طلاق جائز امور میں سے اللہ کے نزدیک سب سے بری اور ناپسندیدہ چیز ہے جس کو بات بات میں زبان پر لانا اللہ رب رحیم کو غضبناک کرتا ہے اور شیطان مردود کو خوش کرتا ہے اب اس "جذباتی خاوند" کو خود فیصلہ کرنا چاہیے کہ اس کا قول و فعل کس کو خوش کررہا ہے۔؟

زیورات پر زکوٰۃ اور قربانی کے احکام

محمد ارشد کراچی

س..... میں ایک گورنمنٹ ملازم آدمی ہوں۔ میری تنخواہ اللہ کا شکر ہے کافی حد تک مناسب ہے۔ لیکن اپنی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے بعد میرے حساب میں اتنا روپیہ نہیں بچتا کہ میں زکوٰۃ اور قربانی کی اخراجات برداشت کرسکوں دراصل میری والدہ کی طرف سے سونا اور میری ساس کی طرف سے بھی اسی قدر سونا جہیز میں ملا جس پر نصاب کے مطابق زکوٰۃ اور قربانی واجب ہے۔ میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں نے اپنی زوجہ صاحبہ سے عرض کیا چونکہ ہماری حیثیت اتنی نہیں ہے لہٰذا تھوڑا بہت زیور دو اس طرح زکوٰۃ بھی واجب الادا نہیں ہوگی اور قربانی بھی۔ لیکن میری محترمہ اس بات کی ضد کیئے ہوئے ہیں کہ ہم سونے کے زیوارات نہیں بیچیں گے۔

اب میرے لیے نہ پائے فتن نہ جائے رفتن۔

اب اپ ہی بتایئے میں اپنے اخراجات کس طرح پورا کروں واضح رہے میں جس ادارے سے منسلک ہوں وہاں کافی ذہنی سکون ہے اور اس کو میں نہیں چھوڑ سکتا۔ مندرجہ بالا الجھنوں کو دور کر کے مجھے موجودہ مسائل سے نکال دیں۔

ج..... زیورات کی زکوٰۃ آپ کی بیوی پر واجب ہے وہ جیسے چاہے ادا کریں خواہ کچھ زیور بیچ کر یا کسی اور طرح' آپ کے ذمہ واجب نہیں ہے تو آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں یہی قربانی کا حکم ہے۔

اعتکاف کے مسائل

محمد خطیب۔ کراچی

س..... رمضان المبارک میں معتکف حضرات اجتماعی طور سے کھانا کھانے کی خاطر دسترخوان پر کافی وقت محض اس لئے گذار دیتے ہیں کہ ساتھوں کا کھانا مختلف اوقات میں آتا ہے لہٰذا انفرادی کھانے میں کیا قباحت ہے۔

ج..... ایک دسترخوان پر اجتماعی کھانا سنت اور باعث برکت ہے لیکن ساتھیوں کا کھانا مختلف اوقات میں آنے کی وجہ سے اس کے اہتمام میں دشواری لازم آتی ہے اور اوقات کا ضیاع الگ ہے اس لیئے یا تو ایسی تدبیر کی جائے کہ سب کا کھانا مقررہ وقت میں پہنچ جایا کرے تاکہ اس اجتماعی سنت کی برکات حاصل ہوسکیں اور یا اپنا اپنا کھانا کھاکر قیمتی اوقات کو عبادات میں مصروف کردیا جائے۔

س..... معتکف حضرات کا تمام رات دینی ترغیب کے ساتھ سیاسی باتیں کرنا نیز مسجد کی صفائی وغیرہ کرتے رہنا اعتکاف کے لئے مضر تو نہیں ہے یا ثواب اعتکاف کم تو نہ ہوگا۔

ج..... اعتکاف کی اصل روح یہ ہے کہ اتنے دنوں کو خاص **انقطاع** الی اللہ میں گذاریں اور حتیٰ الوسع تمام دنیوی مشاغل بند کردیے جائے' تاہم جن کاموں کے بغیر چارہ نہ ہو ان کا کرنا جائز ہے چنانچہ اعتکاف میں دینی گفتگو کرنی چاہیے اور بقدر ضرورت دنیوی بات چیت کی بھی گنجائش ہے اور اللہ کے گھر کی صفائی ستھرائی تو بہت بڑی عبادت ہے انشاء اللہ خداوند کریم سے معافی اور کامل اجر و ثواب کی امید ہے۔

○

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

۴ تا ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ
بمطابق یکم تا ۷ ستمبر ۱۹۹۵ء

جلد نمبر ۱۴
شمارہ نمبر ۱۴

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

توہین رسالت اور اس کی سزا ۶
آفتاب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰
شیدائیان ختم نبوت کے چند واقعات ۱۳
حلاوت ایمان ۱۶
وعدہ خلافی سخت ناپسندیدہ خصلت ۱۸
اخبار ختم نبوت ۱۹
تحریک ختم نبوت۔ منزل بہ منزل ۲۰
REPLY TO MIRZA TAHIR.S CHALLENGE OF MUBAHALA ۲۶

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
عبداللہ ملک

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین
ارشد دوست محمد

قیمت ۳ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۱۰۰ ڈالر ○ یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
○ متحدہ عرب امارات و انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک ، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت ۔ الائیڈ بینک ، نوری جامن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۴۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵
سہ ماہی ۳۵ روپے

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199

پبلشر : عبدالرحمٰن باوا طابع : سید شاھد حسن مطبع : القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت : ۱۰۳ ابیز رنگ لائن کراچی

اداریہ

ایک نئے مدعی نبوت کا انجام -- پاکستانی حکمرانوں کے لئے سبق آموز پہلو

کیا پاکستان میں دینی حمیت و غیرت کا حامل کوئی حکمران پیدا ہوگا ؟

سعودی عرب اور بیشتر عرب ممالک میں کثیر الاشاعت عربی اخبار "الشرق الاوسط" انٹر نیشنل نے ۲۸ر جولائی ۱۹۹۵ء کی اشاعت میں "الشارقہ" (شارجہ) (عرب امارات) سے اپنے نمائندہ ریاض مقدادی کے حوالہ سے درج ذیل خبر شائع کی ہے:

متحدہ عرب امارت کے محکمہ شرعیہ نے الشارقہ کی ذیل میں کسی اور مقدمہ میں محبوس ایک ایرانی باشندے کو دعویٰ نبوت کرنے کی وجہ سے مرتد قرار دے کر سزائے موت سنائی ہے۔

قاضی عبید محمد ابراہیم نے عدالت کے حکم نامے میں کہا ہے کہ حسن غلام حسین دانا (عمر ۳۵ سال) کو اسلام سے مرتد ہونے کے جرم میں عدالت نے متفقہ طور پر سزائے موت کا فیصلہ دیا ہے۔ اور حکومت کے خلاف اس کے ریمارکس کے جرم سے اس کو بری کر دیا ہے۔

قاضی صاحب نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ فیصلے سے پہلے تین ماہرین امراض دماغ کے ایک بورڈ نے ملزم کی دماغی حالت کا جائزہ بڑی تفصیل سے لیا اور ۵۳ دن تک باقاعدہ معائنہ کیا گیا۔ اور تب اس کی دماغی حالت کے صحیح نہج پر کام کرنے کی رپورٹ دی۔

اس واقعہ کی تفصیلات کچھ اس طرح ہیں کہ جون ۱۹۹۴ء میں قانون ملک کے تحت ملزم کو ایک تجارتی کمپنی کو ۳۲۵۶۸۶ درہم کی ادائیگی کا حکم دیا گیا۔ دستاویز پر دستخط کے پاس ایک عبارت "لعنۃ اللہ من حکومۃ الشارقۃ" (شارجہ) لکھتے وقت من کے بجائے علی لکھ دیا۔ اور ملزم نے ستمبر ۱۹۹۴ء میں تحقیق کے دوران اس کا اقرار بھی کر لیا۔

یہ مقدمہ شاید ابھی اور چلتا کہ اس شخص نے دوران تحقیق دعویٰ کیا کہ اس نے نصف رمضان کی ایک رات خواب میں دیکھا کہ اسے حکومت کو کسی معاملے کی تبلیغ پر مامور کیا گیا ہے اور اس کو خبط سوار ہو گیا کہ وہ نبی ہے۔ اور عدالت کے سامنے گزشتہ اکتوبر میں اپنے دعوائے نبوت کا اقرار کیا اور یہ گمان کرتے ہوئے کہ یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا معاملہ ہے حکومت کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔

گزشتہ ماہ مارچ میں اس نے عدالت کو بتایا کہ میں نے خود کو آسمان اور زمین کے درمیان دیکھا۔ اور ایک آواز سنائی دی جس نے مجھے میرا نام لے کر پکارا اور مجھ سے کہا کہ میں رب العالمین ہوں اور تجھے قرآن تمام لوگوں تک پہنچانے کا حکم دیتا ہوں۔ اس کے گمان کے مطابق اسے مخاطب کرنے والی ذات رب العالمین کی تھی اور وہ خود ایسا ظلی نبی ہے جس کو مستقل رسالت تو نہیں دی گئی البتہ ماتحت (بروزی نبوت) عطا کر دی گئی ہے۔

عدالت کے ایک اجلاس میں اس نے اقرار کیا کہ میں اس دعوے پر سختی سے قائم ہوں کہ بلاشبہ میں رسول اللہ ہوں۔ اور یہاں میرے اور میرے رب کے مابین پوشیدہ معاملہ ہے۔ میں اس کے اظہار پر قادر نہیں اور اگر اس بھید کو آپ لوگوں پر کھول دوں تو تم میرے ساتھ اور بھی سخت رویہ اپناؤ گے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ اللہ نے اس کو پوری دنیا میں اپنی رسالت کی تبلیغ کا حکم دیا ہے۔

اس مدعی نبوت کی افہام تفہیم کے لئے فارسی زبان کے ماہر عالم کی خدمات حاصل کی گئیں مگر وہ اپنے دعویٰ پر مصر رہا۔ آخر دعوائے رسالت کے سبب اس کے اسلام سے مرتد ہو جانے کا فیصلہ ہو گیا جس کی سزا قتل ہے۔ اس مدعی نبوت نے تین مرتبہ اصرار کے ساتھ اعتراف کیا کہ "وہ اللہ کا رسول ہے۔ "محمد (ﷺ)۔ نعوذ باللہ) آخری رسول نہیں" اور میں ایسی چیزیں دیکھتا ہوں جو آپ لوگوں کو دکھائی نہیں دیتیں اور ایسے رازہائے سربستہ مجھے دیئے گئے جن کے اظہار کی مجھے استطاعت نہیں۔ اور یہ کہ "تم

لوگ میری گردن اڑا دو پھر تمہارے سامنے بیان کردہ تمام باتوں کو تم دیکھ لوگے" ....وس ماہ تک وہ شخص ختم نبوت کے انکار اور اپنے اس دعوائے نبوت پر اعتماد کے ساتھ قائم رہا۔

ان عرب حکمرانوں کو اللہ جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس مدعی نبوت و رسالت سے دلائل حقانیت طلب نہیں کئے۔ بلکہ اس کی دماغی حالت کا طبی معائنہ کرانے پر توجہ دی۔ دماغی حالت صحیح کام کر رہی تھی تب اس کو توبہ کی ترغیب دی گئی مگر اس نے انکار کردیا تو شرعی فیصلہ سنایا گیا۔

اس خبر میں پاکستان کے مسلمان کہلانے والے حکمرانوں کے لئے بہت سے سبق آموز پہلو ہیں۔ انگریزوں کے خود کاشتہ نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کو اسلام کے نام پر حاصل کئے گئے ملک میں ان کا اصل حق (سزائے مرتد) دینے کے بجائے' بے پناہ مراعات و نوازشات سے نوازا جاتا رہا' یہی نہیں بلکہ مملکت اسلامیہ میں نچلی سطح سے اوپر تک تمام سرکاری' و نیم سرکاری محکموں میں قادیانیوں کو ترجیحی بنیادوں پر ملازمتیں مہیا کی گئیں۔ اور انتظامی طور پر مسلمان اکثریت کے حقوق پامال کرکے اس گروہ کو ان پر مسلط کرنے کی کوشش تاہنوز جاری ہے۔

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء سے ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۴ء تک لیاقت علی خان' خواجہ ناظم الدین اور محمد علی بوگرہ تین وزیراعظم بر سر اقتدار رہے۔ حیرت ناک قدر مشترک کے طور پر تینوں کو سر ظفر اللہ قادیانی کے علاوہ کوئی وزیر خارجہ نہ مل سکا۔ کشمیر کو بھارت کے حوالے کرنے کی سازش کے بنیادی کردار کو وزارت خارجہ کے سیاہ و سپید کا اختیار دینے کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ بیرون ملک تمام سفارت خانے قادیانی جھوٹی نبوت کے پرستاروں کی آماجگاہ بن گئے۔ اور اسلام اور پاکستان کے خلاف بے خوف و خطر سازشوں کے جال پھیلائے جانے لگے اور بے شمار نقصانات کے علاوہ سب سے بڑی مصیبت جو ملک اور یہاں کے مسلمانوں پر آئی وہ پورے نظام مملکت پر امریکی گرفت کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ آج بھی امریکہ میں پاکستان کے حکمران اور اپوزیشن لیڈر اپنی اپنی لابیوں کی مضبوطی کے لئے سرگرداں رہتے ہیں۔

پاکستان کے اڑتالیس میں سے تقریباً" پچیس سال مارشل لاء کے سائبان تلے گزرے اس میں ایم ایم احمد جیسے سکہ بند قادیانی کا کردار اہل دانش سے پوشیدہ نہیں۔ اور مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش میں تبدیل کرنے میں اس کی سازشیں ریکارڈ ہو کر حمود الرحمن کمیشن رپورٹ کی شکل میں شاید تاابد سربستہ راز رہیں۔

قادیانیوں کے بارے میں صرف اسی پہلو پر غور کرلیا جاتا کہ ان کا پیشوا مدعی نبوت کہیں مخبوط الحواس شخص تو نہیں تھا تو مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کی تحریروں سے اس پر کافی شہادت مل سکتی تھی۔

مرزا غلام احمد مدعی نبوت کو خود اپنے مراقی ہونے کا اعتراف تھا۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ ا... "دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلعم نے پیشگوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی۔ سو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول (رسالہ تشحیذ الاذہان جون ۱۹۰۶ء ص ۶)۔ ۲... "میرا یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں تاہم آج کل کی مصروفیات کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کرکے بڑی بڑی رات کو بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے" (کتاب منظور الٰہی یعنی مجموعہ اقوال مرزا صاحب مرتبہ منظور الٰہی مرزائی ص ۳۲۸) اور لکھا کہ مجھے مراق کی بیماری ہے (ریویو آف ریلیجنز بابت اپریل ۱۹۲۵ء ص ۲۵) اسی طرح ایک مرزائی مضمون نگار نے لکھا کہ مراق کا مرض حضرت (مرزا) صاحب میں موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا اور اس کا باعث سخت دماغی محنت' تفکرات' غم اور سوء ہضم تھا۔ جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً" دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا۔ (ایضاً" بابت اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۰) حضرت (مرزا) نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے۔ (ایضاً")

مرزا صاحب کے مرض ہسٹیریا کے متعلق ان کے منجھلے صاحبزادہ میاں بشیر احمد ایم اے سیرۃ المہدی میں لکھتے ہیں کہ

مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو پہلی مرتبہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے اتھو آیا۔ اس کے بعد طبیعت خراب ہوگئی۔ مگر یہ دورہ خفیف تھا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے۔ اور جاتے ہوئے فرماگئے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی سے پانی کی ایک گاگر گرم کردو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت (مرزا) صاحب کی طبیعت خراب ہوگئی ہوگی۔ چنانچہ میں نے کسی خادمہ سے کہا کہ اس سے پوچھو کہ میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے؟ شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہوگئی ہے۔ میں پردہ کراکے مسجد میں چلی گئی۔ آپ لیٹے ہوئے تھے۔ جب میں پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہوگئی تھی لیکن اب افاقہ ہے میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہوگئی۔" والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے۔ خاکسار نے پوچھا کہ دورہ میں کیا ہوتا تھا؟ والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے۔ اور بدن کے پٹھے کھچ جاتے تھے خصوصاً" گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا اور اس وقت اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے تھے۔ شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوتے تھے۔ پھر اس کے بعد کچھ تو دوروں کی ایسی سختی نہ رہی اور کچھ طبیعت عادی ہوگئی۔ (سیرۃ المہدی جلد اول ۱۳) (رئیس قادیان)

"مراق" مالیخولیا کی وہ شدید ترین کیفیت ہے جہاں اس کا مریض مخبوط الحواس ہو کر عقل و ہوش سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ طبی طور پر ایسے شخص کا مقام عموماً" دماغی ہسپتال ہوتے ہیں۔ ایسے شخص کے متبعین اور پیروکاروں کی عبرت ناک حالت کے باوجود ہمارے ہاں کا حکمراں طبقہ قادیانیوں کو مسلمانوں پر مسلط رکھنے کی روش اپنائے ہوئے ہے۔ اے کاش کہ ہمارے حکمران اپنی ہی دماغی حالت پر غور کرنے کی فرصت نکال سکتے۔ پاکستان میں آزادی کی اڑتالیسویں سالگرہ منائی گئی اور دھوم دھام سے منائی گئی۔ مگر ایک سوال اب بھی جواب طلب ہے کہ کیا پاکستان میں دینی حمیت و غیرت کا حامل کوئی حکمران پیدا ہوگا؟

مولانا نذیر احمد تونسوی

توہینِ رسالت اور اس کی سزا

کتاب و سنت۔ اجماع امت اور تصریحات آئمہ دین کی روشنی میں توہین رسالت کی سزا صرف اور صرف موت ہے' کیونکہ اسلام میں ہر چیز کا آخری اور حتمی حوالہ حضور اکرم ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ یہ بات قرآن کریم نے واضح اور غیر مبہم انداز میں بار بار بیان کی ہے۔ سنت رسول۔ احادیث میں بھی یہ بات ذھن نشین کرائی گئی ہے۔ فقہا کرام۔ مفسرین۔ محدثین بلکہ عوام الناس کا بھی اس پر روز اول سے اتفاق رہا ہے۔ کہ ایسا قول یا فعل جو سرکار دو عالم ﷺ کی اس حیثیت کو مجروح یا متاثر کرنے کی کوشش کرے اسلام کے خلاف بغاوت کے مترادف ہے جس کی سزا صرف اور صرف موت ہے توہین رسالت کی یہ سزا کسی جذباتی بنیاد پر نہیں۔ بلکہ یہ اسلام کے عقیدہ۔ قانون۔ اور تہذیب و تمدن کا منطقی تقاضا ہے۔

کیونکہ ایک مسلمان کے لئے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبت و الفت صرف اور صرف آنحضرت ﷺ کی ذات سے ہونا ضروری ہے۔ محبت رسول ﷺ ایمان کی روح ہے اور عشق مصطفیٰ ﷺ کے بغیر کلمہ طیبہ اور دعویٰ اسلام کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔ قرآنی آیت کے مطابق خدا تعالیٰ سے محبت آنحضرت ﷺ کی اتباع ہی کی صورت میں معتبر ہوگی۔ اس لئے آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کا ادنیٰ شائبہ بھی کفر ہے' آپ کی ذات اقدس کی توہین کرنے والا کافر و مرتد اور واجب القتل ہوگا۔ خواہ وہ مسلمان ہو کافر ہو۔ عیسائی ہو۔ یہودی ہو کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو واجب القتل ہوگا۔ اور یہ بھی ذہن میں رہے کہ بارگاہ نبوت کی توہین و تنقیص موجب حد جرم قرار دینے کے لئے یہ شرط صحیح نہیں ہے کہ گستاخی کرنے والے نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنے کی غرض سے گستاخی کی ہو۔ یہ شرط ہر گستاخ نبوت کو تحفظ فراہم کرنے کے مترادف ہے اور اس سے ہر گستاخ نبوت اپنے جرم کی سزا سے بچنے کے لئے یہ کہہ کر چھوٹ جائے گا کہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا میری غرض نہ تھی۔ اور یہ شرط کتاب اللہ کے بھی منافی ہے۔ کیونکہ صریح توہین میں نیت کا اعتبار نہیں ہوتا۔ کیونکہ توہین رسالت پر حکم قتل ظاہری الفاظ پر ہے۔ ورنہ توہین رسالت کا دروازہ کبھی بند نہیں ہو سکے گا۔ کسی کلام کا توہین صریح ہونا عرف اور محاورے پر مبنی ہوگا۔ توہین کرنے والے کے قصد و نیت کو نہیں دیکھا جائے گا۔ وہ جس نیت سے بھی گستاخی کرے واجب القتل ہوگا۔ چنانچہ دیکھئے کہ آنحضرت ﷺ کی شان رحمت اللعالمینؐ کس قدر وسیع ہے۔ اس کا اندازہ بے شمار احادیث میں موجود ہے۔ لیکن گستاخی پیغمبرؐ پر خاموشی کی کوئی گنجائش نہیں چنانچہ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ مدینہ منورہ میں آپ کو یہ اطلاع ملی۔ کہ یہودی سردار کعب بن اشرف نے آپ کے خلاف اشعار کہہ کر آپ کی توہین کی ہے آپ نے مسجد نبوی میں اعلان فرمایا کہ کون ہے جو اس گستاخ رسول کو ٹھکانے لگائے۔ کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی ہے۔ اس اعلان کو سن کر ایک صحابیؓ محمد بن مسلمہؓ کھڑے ہوئے اور پوچھا کہ اے اللہ کے رسول آپ چاہتے ہیں کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں۔ چنانچہ محمد بن مسلمہؓ اور ان کے ساتھیوں نے اس گستاخ رسول کعب بن اشرف کو جہنم رسید کر کے آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک سے جنت کی بشارت پائی۔ اسی طرح ابو رافع یہودی کو گستاخی رسول کے جرم میں ایک صحابیؓ نے جہنم رسید کر کے آنحضرت ﷺ کی مبارک زبان سے جنت کی بشارت پائی۔

ابن عباسؓ کی روایت کے مطابق ایک نابینا صحابیؓ نے اپنی ایک صاحب اولاد لونڈی کو نبی اکرم کی گستاخی کرنے کے جرم میں قتل کر دیا۔ اور حضور اکرم ﷺ نے اس لونڈی کے خون کو ساقط کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق ایک یہودی عورت حضور اکرم ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی ایک آدمی نے اس کا گلا گھونٹ کر اسے مار دیا۔ اور حضور اکرم ﷺ

نے اس کے خون کو ساقط کر دیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے ایک عورت کو گستاخی رسول کے جرم میں قتل کر دیا۔ اس سے بھی عجیب تر یہ کہ غلاف کعبہ سے لپٹے ہوئے توہین رسالت کے مرتکب کو مسجد حرام میں قتل کرنے کا حکم خود رسول اکرم ﷺ نے دیا۔ چنانچہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول خدا ﷺ مکہ میں تشریف فرما تھے۔ کسی نے حضور سے عرض کیا کہ حضور آپ کی شان میں گستاخی کرنے والا عبد اللہ ابن خنظل غلاف کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا اقتلوہ اسے قتل کر دو۔ یہ شخص رسول خدا کی ہجو میں شعر کہہ کر حضور کی شان میں توہین و تنقیص کیا کرتا تھا۔ اور اس مقصد کے لئے اس نے دو گانے والی عورتیں رکھی ہوئی تھی جو حضور کی ہجو میں اشعار گایا کرتی تھی۔ جب حضور اکرم ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دیا تو اسے غلاف کعبہ سے باہر نکال کر باندھا گیا۔ مسجد حرام میں مقام ابراہیم اور زم زم کے درمیان اس کی گردن اڑادی گئی۔ مسجد حرام اور مقام ابراہیم اور زم زم کے درمیان گستاخ رسول' ابن خنظل کا قتل کیا جانا۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ گستاخی رسول اتنا سنگین جرم ہے جو کسی بھی صورت میں ناقابل معافی ہے۔

مسلمانوں کا اس بات پر ہمیشہ سے اتفاق رہا ہے کہ ایک اسلامی ریاست میں توہین رسالت کا ارتکاب ایک سنگین فوجداری جرم ہے۔ جس کی سزا موت کے سوا کچھ نہیں ہو سکتی بر صغیر کے مسلمان من حیث المجموع اس اصول کی بار بار اپنے اجتماعی عمل سے تائید کر چکے ہیں۔ چنانچہ۔ غازی علیم الدین شہید۔ غازی عبد القیوم شہید۔ غازی مرید حسین شہیدؒ اور اس پایہ کے دیگر حضرات کے کارناموں کے بارے میں بر صغیر کی ملت اسلامیہ کا مجموعی موقف اور رد عمل کسی سے پوشیدہ نہیں ہے اور اس سلسلہ میں حکیم الامت علامہ اقبال۔ قائد اعظم محمد علی جناح۔ تحریک پاکستان کے دیگر لیڈرین اور علماء امت کے بیانات ریکارڈ پر موجود ہیں۔ جن میں انہوں نے ان شہداء کے کارناموں کو اسلامی شریعت کے لازمی تقاضے کے طور پر تسلیم کیا ہے۔ اور حق بجانب قرار دیا ہے۔

شاتم رسول کی سزا کو قانونی حیثیت دینے کے لئے سنہ ۱۹۸۶ء میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ سی کا اضافہ کیا گیا۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ کوئی شخص بذریعہ الفاظ۔ تحریر زبانی۔ اشارتاً کنایتہً یا کسی بھی طریقہ سے براہ راست یا بالواسطہ نبی کریم ﷺ کی شان میں توہین کرے۔ یا بے ادبی کا مرتکب ہو۔ تو وہ مستوجب سزائے موت یا عمر قید ہوگا۔ اور جرمانہ کا بھی سزاوار ہوگا۔ لیکن علماء کرام کا موقف یہ تھا کہ یا عمر قید کے الفاظ دفعہ ۲۹۵ سی سے حذف کیئے جائیں یہ الفاظ شریعت مطہرہ سے متصادم ہیں کیونکہ قرآن و سنت اور اجماع امت کے مطابق شاتم رسول کی سزا صرف اور صرف موت ہے چنانچہ وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ نے عمر قید کے الفاظ ختم کر کے صرف سزائے موت رکھی ہے۔

اس قانون کے بنتے ہی اسلام دشمن مغربی طاقتیں۔ اور ان کے اشاروں پہ ناچنے والے عناصر نام نہاد انسانی حقوق کے علمبردار بن کر میدان میں کود پڑے۔ اسلام اور اہل اسلام کے خلاف ایک طوفان کھڑا کر کے ناموس رسالت کے اس قانون کو ختم کرنے کے لئے دو واضح محاذ کھول دیئے۔

ا۔ گستاخی رسول کا عام سلسلہ شروع کرا کر گستاخان رسول کو انعام و اکرام سے نواز کر مسلمانوں کے زخموں پہ نمک پاشی کی گئی۔

ب۔ اسلامی احکامات سے نابلد حکمرانوں پہ سیاسی دباؤ ڈال کر ناموس رسالت کے قانون میں ترامیم کرا کے اسے ناقابل عمل بنانے کی ناکام کوشش کی گئی۔

چنانچہ اسلام دشمن مغربی طاقتوں کے سیاسی دباؤ میں آ کر پاکستان کے ایک سابق وزیر قانون نے آئرلینڈ میں وزیر اعظم پاکستان کی موجودگی میں غیر ملکی اخبارات کو انٹرویو دے کر اس بات کا انکشاف کیا کہ وفاقی کابینہ نے توہین رسالت کے قانون دفعہ ۲۹۵ سی میں ترمیم کی منظوری دے دی ہے اور اس ترمیم کی رو سے اب پولیس شاتم رسول کو گرفتار نہیں کر سکے گی۔ اور کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ شاتم رسول کے خلاف کیس درج کرنے سے پہلے مدعی کے بارے میں تحقیق ہوگی۔ اگر انتظامیہ کے اعلیٰ افسران کو تسلی نہ ہوئی تو الزام لگانے والے کو دس سال سزائے قید دی جائے گی چنانچہ ۳ جولائی سنہ ۱۹۹۴ء کو جب وزیر قانون کا یہ بیان اخبارات میں شائع ہوا تو مسلمان حیرت زدہ رہ گئے کہ شاتم رسول کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے درپردہ کتنی بڑی سازش تیار ہو رہی ہے۔ وزیر قانون کے اس مغرب نواز اور اسلام دشمن بیان پر پوری قوم نے صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے اس ترمیم کو واپس لینے کا مطالبہ کیا اور وفاقی کابینہ کے اس ناجائز اور دل آزار فیصلے کے خلاف پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا۔ اور محسن انسانیت رحمت دوعالم ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے یہ امتیازی قوانین کا واحد مقصد گستاخ رسول کو کھلی چھٹی دے کر شاتم رسول کے حوصلوں کو بلند کر کے اس جرم کو عام کرنا تھا۔ مسلمانان پاکستان نے مثالی احتجاج اور ملک گیر پہیہ جام ہڑتالیں کر کے حکمرانوں کے ناپاک ارادوں پہ پانی پھیر دیا۔ اس محاذ پہ ناکامی کے بعد حکمرانوں نے گستاخان رسول کی سرپرستی اور ان کی حفاظت کا محاذ کھول دیا۔ چنانچہ ہمارے حکمرانوں کی دین دشمنی۔ رواداری کے خوبصورت عنوان سے اس حد تک آگے چلی گئی کہ غیر مسلم اقلیتوں کو محسن انسانیت۔ رحمتہ للعالمین ﷺ کی شان اقدس میں سرعام توہین جیسے ناقابل معافی جرم کے ارتکاب کی بھی

جرات ہوگئی۔ کچھ عرصہ قبل اسلام دشمن طاقتوں کی طرف سے یہودی اور قادیانی لابی کی تیار کردہ سازش کے تحت عیسائی نوجوانوں سے توہین رسالت کے جرم کا ارتکاب کرایا گیا۔ اور جب کیس عدالتوں میں گئے تو قادیانی وکیل ان کی صفائی کے لئے پیش ہوئے۔ پہلے گل مسیح نامی ایک شخص نے یہ جرم کیا۔ جس پر عدالت نے اسے سزائے موت سنائی تو اس فیصلہ پر امریکہ سمیت مغربی دنیا۔ عیسائی یہودی اور قادیانی لابی چلا اٹھی جس پر ہمارے دنیا پرست حکمرانوں نے عیسائیوں سے معافی مانگی اور دنیوی مقاصد کی خاطر اس بدبخت مجرم کو (جسے انسان کہنا بھی انسانیت کی توہین ہے) باعزت بری کر کے سرکاری اعزاز و اکرام کے ساتھ جرمنی روانہ کردیا۔ مغربی ممالک میں اس کو ہیرو کا درجہ دیا گیا۔ اور مسلمان اس تمام تر کارگزاری پر دل مسوس کے رہ گئے دنیوی عیش و عزت کے حصول کے لئے یہ نسخہ تیر بہدف سمجھ لیا گیا۔ اور سلامت مسیح رحمت مسیح اور منظور مسیح نامی ۳ بدبختوں نے بھی اس نسخہ کو آزمایا (اور محسن انسانیت ﷺ کی شان میں توہین کا ارتکاب کر کے دائرہ انسانیت سے خارج ہوئے) سیشن کورٹ میں کیس چلا۔ جرم ثابت ہونے پر ان کو سزائے موت سنائی گئی بعد ازاں ہائی کورٹ میں اپیل ہوئی۔ اسلامی تعلیمات کی دھجیاں بکھیر کر حکمرانی کے اعلیٰ منصب تک رسائی حاصل کرنے والی وزیر اعظم پاکستان نے مغربی دنیا سے مغلوب ہو کر ان بدبخت اور محسن انسانیت ﷺ کے دشمنوں سے ہمدردی کا جو انداز اپنایا۔ وہ خود ضرا ً تاً توہین رسالت کے ارتکاب کے ساتھ آئین و قانون پاکستان سے کھلی غداری۔ اور عدالت عالیہ کی علی الاعلان توہین کے مترادف تھا اور ہمارے حکمرانوں نے ان دشمنان رسول کو قانون کے مطابق سزا دلوانے کے بجائے اپنے غیر ملکی اسلام دشمن آقاؤں کی خوشنودی کی خاطر توہین رسالت کے ان مجرموں کو ایک ہفتہ کے اندر عدالت عالیہ سے باعزت بری کرایا۔ اور چند دنوں میں فیصلہ سے قبل ان کے کاغذات مکمل کرائے۔ سپریم کورٹ میں اپیل کا انتظار کیئے بغیر۔ چھٹی کے دن جیل سے نکال کر جس سرکاری اعزاز و اکرام اور انعام کے ساتھ بیرون ملک روانہ کر کے بارہ کروڑ مسلمانان پاکستان کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا گیا اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ مغربی دنیا نے ان گستاخان رسول کو ہیرو بنا کر پیش کیا جگہ جگہ انہیں استقبالیئے دیئے گئے اور لاکھوں ڈالر بطور انعام انہیں دیکر مسلمانوں کے زخموں پہ نمک پاشی کی گئی اور آج تمام گستاخان رسول کی سرپرستی کا ٹھیکہ مغربی دنیا نے لے رکھا ہے مثلاً "سلمان رشدی جیسے ملعون کو مغربی ممالک اور ان کے ذرائع ابلاغ نے صرف اس کارنامے پر آزادی رائے کا ہیرو بنا کر پیش کیا۔ کہ اس نے جناب رسالت مآب ﷺ کی ذات گرامی کے ساتھ مسلمانوں کے بے پایاں عشق و محبت پر ضرب لگانے کی کوشش کی اور ملت اسلامیہ کے اس اجتماعی عقیدہ کا دائرہ توڑنا چاہا کہ جناب رسالت مآب ﷺ ہر قسم کے اختلاف اعتراض اور تنقید سے بالا تر اور غیر مشروط اطاعت کا مرکز ہیں اور بنگلہ دیش کی بدبخت تسلیمہ نسرین صرف اسی جرات رندانہ پر مغرب کی آنکھوں کا تارا بن گئی کہ اس نے قرآن کریم کے ناقابل تغیر و تبدل ہونے کے عقیدہ پر یہ کہہ کر ضرب لگانے کی کوشش کی کہ آج کے حالات کی روشنی میں قرآن کریم میں ترمیم کی ضرورت ہے گل مسیح رحمت مسیح اور سلامت مسیح وغیرہ صرف اس لئے مغربی دنیا کے ہیرو قرار پائے کہ انہوں نے انسانیت کو عزت بخشنے والی ذات گرامی آنحضرت ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کر کے مسلمانوں کی مذہبی غیرت کو للکارا اور آج حکومت پر مسلط نام نہاد حقوق انسانی کا علمبردار اسلام دشمن ٹولہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے بنائے گئے قانون کی دفعہ ۲۹۵ سی کو ختم کرنے۔ یا کم از کم اس میں ایسی ترمیم کرنے کی کوشش میں مصروف ہے کہ جس کے بعد اس قانون کی روح ختم ہو جائے

مُفت مشورہ پیچکے گال، پتلا کمزور جسم۔ فون 690840 690850 کوڈ (041)

چہرے کے ڈنٹ، کمزور جسم کو موٹا مضبوط، طاقتور، سمارٹ، خوبصورت بنانے کیلئے پرانے درد، نزلہ، کیرا، دمہ، بخار، چھوٹی چھاتی و قد کو بڑھانے کے لئے۔

مردانہ، زنانہ امراض، گنجاپن، گرتے بال، دمہ، اٹھرا کے لئے

بالوں کو نرم گھنا سیاہ خوبصورت، بھوک لگانے، گیس معدہ بواسیر، فالج، یرقان، موٹاپا، کمزور پٹھے، بلڈ پریشر، اٹھرا رحم، جگر، مثانہ کے لئے۔

پرانی خارش چھپاکی خون کی خرابی، پیشاب کی مرض، گردہ مثانہ کی پتھری کیلئے

چہرے کے کیل چھائیاں، بلوغی جس۔ قد بڑھانے کیلئے

پچاس سال کے تجربہ کا مفت مشورہ کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ضرور ارسال کریں

پتہ حکیم بشیر احمد بشیر محلہ غلام محمد آباد چاندنی چوک فیصل آباد پوسٹ کوڈ 38900 رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان

اور اس قانون پر عمل نہ ہونا یقینی ہوجائے۔ تاکہ گستاخ رسول ننگا ناچ ناچے اور اس سے باز پرس کرنے والا کوئی نہ ہو۔ یہ سازش اگر کامیاب ہوگئی۔ تو اس کے نتائج انتہائی بھیانک صورت میں سامنے آئیں گے۔

جس زمین پہ نبوت کی توہین ہو
گر پڑے نہ کہیں آسمان دوستو !

دفعہ ۲۹۵ سی میں ترمیم کے جواز کے لئے یہ دلیل پیش کرنا کہ کوئی انسان ناحق اس کی زد میں آکر نہ مارا جائے۔ تو اس کے جواب میں بطور چیلنج یہ کہا جاسکتا ہے کہ سنہ ۱۹۸۶ء سے جب سے یہ قانون بنا آج تک تقریباً" ۹ سال کے عرصہ میں ایک مثال بھی نہیں دی جاسکتی کہ کسی ایک شخص کو اس قانون کے تحت پھانسی پہ لٹکایا گیا ہو۔ تو جب آج تک کوئی انسان اس قانون کے تحت ناحق پھانسی نہیں چڑھا تو پھر اس میں ترمیم کے لئے یہ دلیل کتنی نامعقول ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ امکان ہے۔ امکان تو ہر قانون میں ناحق سزا ہونے کا موجود ہے پھر ان میں ترمیم کیوں نہیں کی جاتی اور یہ الزام بھی غلط ہے کہ اس قانون کے تحت ناجائز کیس درج کراکے لوگوں کو پھنسایا گیا ہے۔ اس قانون کے تحت آج تک ایک کیس بھی ناجائز ثابت نہیں ہوسکا۔

دراصل ناموس رسالت کے اس قانون کو ختم کرانے کے لئے انگریز سامراج کے خود کاشتہ پودے مرزائیت نے منظم طریقے سے مہم شروع کی ہوئی ہے۔ وہ اس لیے کہ اس قانون کی سب سے زیادہ زد مرزائیت پر پڑتی ہے۔ مرزائیت کی بنیاد ہی گستاخی رسول پر ہے۔ اس لئے قادیانی اس قانون کو ختم کرانے کی خاطر تمام حربے استعمال کررہے ہیں۔ اور قادیانیوں کے ہیڈ کوارٹر لندن سے کثیر رقم اس مہم کے لئے مختص کی گئی ہے۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ پولینڈ سوئزرلینڈ۔ چیکوسلواکیہ اور دیگر یورپی ممالک میں قادیانی افراد کو خصوصی ہدایات کے تحت ناموس رسالت کے اس قانون کے خلاف عیسائیوں کے فرضی ناموں سے پاکستان کے سیاسی رہنماؤں اور حکمرانوں اور نام نہاد حقوق انسانی کی علمبردار تنظیموں کو خطوط اور مراسلے بھیجنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک پاکستان اور اسلامیان پاکستان کو اسلام دشمن طاقتوں اور ان کے گماشتوں کے ہر شر سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

محمد اعظم بختیار

الکشاف پرنٹرز
پرنٹرز، پبلشرز، کمپیوٹر کمپوزر
اینڈ جنرل آرڈر سپلائیرز

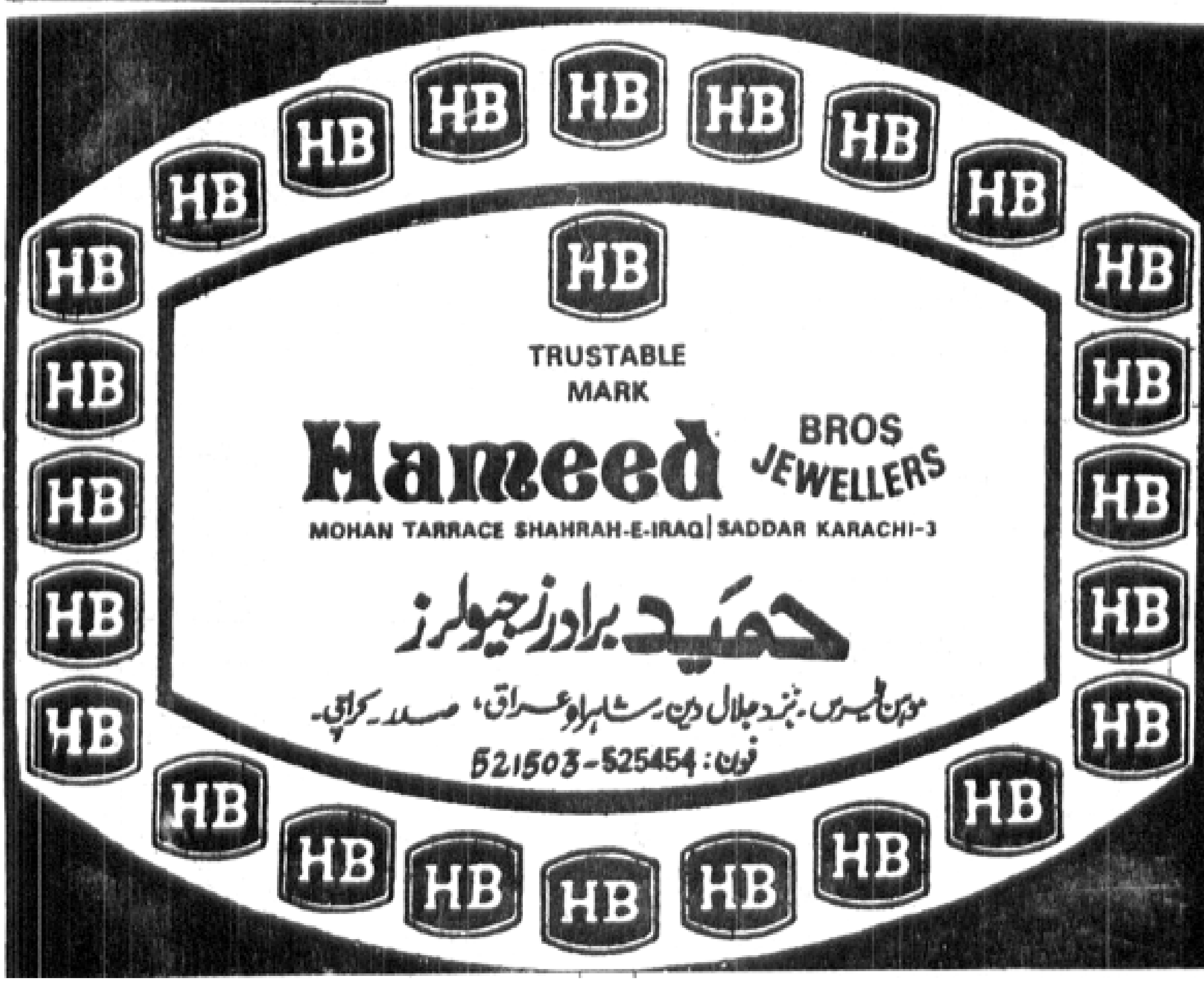

آفتاب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

غیر مسلموں کی نظر میں

سورۃ صف میں کچھ انبیاء کرام علیہم السلام کے اوصاف حمیدہ کا ذکر رب جلیل نے بڑے پیار سے فرمایا ہے رسول اکرم ﷺ کی تعریف و توصیف میں پورا قرآن مجید رطب اللسان ہے۔ گویا خود رب کائنات اس میں اپنے محبوب کی مدح کررہا ہے۔ تمام انبیاء نے اپنی اپنی امتوں کو رسول اللہ کے وصاف حمیدہ سے آگاہ کیا جیسا کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا میرے بعد جو پیغمبر آئے گا وہ خاتم النبیین ہوگا۔ اور اس کا نام احمد (ﷺ) ہے انہوں نے تو آپ ﷺ کی توصیف میں کمال کیا۔ لیکن غیر مسلموں اور اہل کتاب نے بھی آپ کی مدح میں انتہا کردی۔ دراصل اللہ عزوجل نے جو لقب سرور کائنات کو عطا فرمایا وہ ہے رحمت للعالمین۔ لفظ رحمت للعالمین کا ترجمہ کہ تمام جہانوں کے لئے رحمت۔ گویا آپ کی رحمت کے دائرہ حریم میں ہر قسم اور ہر مکتبہ فکر کے لوگ آجاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کا لایا ہوا دین اور آپ پر نازل فرمائی ہوئی کتاب تمام انسانوں کے لئے ہے غیر مسلم مفکرین اپنے تمام تر تعصب کے باوجود آپ کو محسن انسانیت ماننے پر مجبور ہوگئے۔ ذیل میں ایسے ہی مفکرین چند کی آراء قارئین کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔ تاکہ معلوم ہوسکے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا مقام اغیار کی نظروں میں کیا ہے

دراصل جوں جوں انسان شعوری طور پر ارتقائی منازل طے کرتا رہے گا مقام مصطفیٰ کی بلندی واضح ہوتی رہے گی اب حضور نبی کریم ﷺ کے کمالات و مشاہدات کو سائنس کی روشنی میں پرکھ کر ان پر تائید و تصدیق کی مہریں ثبت کی جارہی ہیں۔ مغربی مفکرین اور سائنس دان فراغ دلی سے حضور ﷺ کی تعلیمات کی سائنسی اہمیت و حیثیت کو ماننے پر مجبور ہورہے ہیں۔

جارج برناڈشا

ازمنہ وسطی میں عیسائی راہبروں نے جہالت اور تعصب کی وجہ سے مذہب کے خلاف باضابطہ تحریک چلائی۔ میں نے ان باتوں کا بغور مطالعہ کیا اور مشاہدہ کیا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ محمد ﷺ ایک عظیم ہستی اور صحیح معنوں میں انسانیت کے نجات دہندہ تھے۔

مسٹر ہارٹ

مسٹر ہارٹ نے ایک ایسی کتاب تصنیف کی جس میں سے ایک سو مشاہیر پر جنہوں نے انسانی تاریخ پر سب سے زیادہ اثر ڈالا۔ ان مشاہیر کے کارنامے اور حالات زندگی درج کیے گئے۔ ان مشاہیر میں سب سے پہلے مصنف نے حضرت عیسیٰ کو رکھا لیکن بعد ازاں میں نے بقول مصنف کے غور کیا۔ تو حضرت

عبدالمقتدر ہزاروی (ایم اے اسلامیات)

محمد ﷺ کو سرفہرست لانا پڑا مصنف خامہ فرسا ہے کہ محمد ﷺ پوری تاریخ انسانی میں واحد شخصیت ہیں جو دینی اور دنیوی دونوں میدانوں میں انتہائی کامیاب ہیں۔

کارلائل ٹامس

اگر بہترین انسانوں کی فہرست مرتب کی جائے۔ تو سب سے پہلا نام مسلمانوں کے پیغمبر حضرت محمد (ﷺ) کا ہوگا۔ انسان کامل محمد ﷺ کی زندگی جامع صفات ہے۔

ڈاکٹر ایڈورڈ مونٹے

معاشرہ کے اور اعمال کی تطہیر کے لئے جو اسوہ حسنہ آنحضرت ﷺ نے پیش کیا وہ آپ (ﷺ) کو انسانیت کے محسن اعظم کا رتبہ عطا کرتا ہے۔

پنڈر رسل

تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ محمد (ﷺ) ایسے دین کے بانی تھے۔ جو بردباری مساوات اور انصاف کی بنیادوں پر کھڑا ہے۔

بی سمتھ

آپ ﷺ بے حد مہربان اور شفیق تھے۔ عفو اور درگزر سے کام لینا لہٰذا آپ ﷺ کا شیوہ تھا۔ کسی مذہب کے داعی نے حیوانات کی زندگی کو اتنی اہمیت نہیں دی جتنی دین اسلام کے بانی محمد (ﷺ) نے دی۔ جانوروں اور پرندوں کی دیکھ بھال پر جتنا زور محمد ﷺ نے دیا۔ اسی کے تاثرات آج کی دنیا میں عیاں ہیں۔

آرلینڈ او

محمد (ﷺ) ظلم و شقاوت کی جگہ

انسانیت کا علم بلند کرتے تھے۔ انتشار اور انارکی کی جگہ نظم و نسق بحال کرتے تھے اور طاقت کی جگہ انصاف کا بول بالا کرتے تھے۔

پروفیسر پیرل

پوری نسل انسانی کو اسلام کے پیغمبر پر فخر کرنا چاہیے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے عالم انسانیت کے لیے وہ قانون چھوڑا۔ جس کے اعلیٰ معیار پر انسانیت اگر آئندہ دو ہزار سال بھی باقی رہ جائے تو یہ باعث کامیابی ہوگی۔

ای ڈر منگھم

محمد (ﷺ) کی تعلیمات کے نتیجے میں غلام کو آزاد کرانے والے کو سب سے بڑا نیکو کار قرار دیا گیا۔ غلاموں کے ساتھ برابری کا سلوک روا رکھا جانے لگا۔ اور غلاموں نے دین اسلام کی تعلیمات سے فیض یاب ہو کر اعلیٰ ترین مناصب حاصل کیے۔

جی ایم ڈریکاٹ

دنیا کا کوئی پیغمبر حضرت محمد (ﷺ) کی طرح ایک معاشرہ اور سماج کی بنیاد نہ رکھ سکا۔ جو مثالی ہو۔ اور آنے والے ہر زمانے کے لیے تقلید کی ترغیب دیتا ہو۔ محمد (ﷺ) سراپاء عفو و تحمل دے کھائی دیتے ہیں۔

ایس پی سکاٹ

حقیقت یہ ہے کہ محمد (ﷺ) کی تعلیمات کی روشنی نے تاریکیاں ختم کردی۔

ای بلائیڈن

محمد (ﷺ) کے آنے کے ساتھ ہی اس مساوات اور جمہوریت نے جنم لیا جو اس سے پہلے دنیا میں موجود نہیں تھی۔ اسلام نے انسانیت کو متحد کیا۔ اسلام صرف عربوں تک محدود نہیں تھا محمد (ﷺ) کا مشن اور پیغام پوری انسانیت کے لیے تھا۔

لین پول

محمد (ﷺ) نے مساوات کا جو عملی تصور اسلام کے ذریعے بنی نوع انسان کو پیش کیا۔ یہی وہ تصور ہے جو اسلام کا سب سے طاقتور عنصر ہے۔ یہ اسلام ہے جو اپنے معاشرے کے ہر فرد کو وقار اور آزادی احترام و عزت کا مقام دیتا ہے۔ اور یہ وہ عمل ہے جس کی مثال دوسرے مذاہب کے معاشرے پیش کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ محمد (ﷺ) سراپا رحمت اور محسن انسانیت تھے جنگی قیدیوں کے ساتھ انکا رویہ دیکھیے کیا کوئی اپنے دشمنوں کے ساتھ ایسا سلوک کر سکتا ہے۔ اپنے عوام اور ساتھیوں کے ساتھ آپ ﷺ کی نرمی، بچوں کے لئے آپ ﷺ کی محبت مکہ میں فاتحانہ انداز اور ان گنت ایسے واقعات ہیں جو کہ گواہی دیتے ہیں۔ کہ ظلم محمد (ﷺ) کی فطرت میں سرے سے موجود نہیں تھا۔

والٹیر

اس سے بڑا انسان اور انسانیت نواز دنیا کبھی پیدا نہ کرسکے گی۔

آرنلڈ ٹوائن لی

محمد (ﷺ) نے اسلام کے ذریعے انسانوں میں رنگ نسل اور طبقاتی امتیاز کا یکسر خاتمہ کردیا۔ کسی مذہب نے اس سے بڑی کامیابی حاصل نہیں کی جو محمد ﷺ کے مذہب کو نصیب ہوئی۔ آج کی دنیا جس ضرورت کے لئے رو رہی ہے اسے صرف اور صرف مساوات کے نظریئے کے ذریعے ہی پورا کیا جاسکتا ہے۔

مارگولیوتھ

جہاں تک رحم اور ہمدردی کا تعلق ہے محمد (ﷺ) بے مثل ہیں آپ کی رحمت اور انسانیت بے کنار تھی۔ انسان تو اشرف المخلوقات ٹھہرا نچلی سطح کی مخلوقات بھی آپ ﷺ کی ہمدردی، انسانیت اور توجہ کا مرکز بنیں۔

سرولیم میور

ناقابل یقین اذیتوں اور تکلیفوں کے باوجود محمد (ﷺ) نے اپنے عقیدے کا پرچم بلند رکھا۔ اور ایک بار بھی ہم نہیں دیکھ سکتے کہ محمد (ﷺ) نے خدا کے ماننے والوں کے لیے کبھی خدا کے عذاب کی دعا کی ہو۔

میجر آر تھر مورنڈ

تخلیق کائنات سے اب تک جتنے صادق اور مخلص رہنما آئے۔ محمد ﷺ ان میں ممتاز ترین تھے جنھوں نے اہل عرب کو درس اتحاد دیا۔ تھوڑی مدت میں آپ ﷺ کی امت نے آدھی دنیا کو فتح کرلیا۔

نپولین بوناپارٹ

محمد ﷺ دراصل رہبر اعظم اور سردار اعظم تھے۔ پندرہ سال کے قلیل عرصہ میں لوگوں کی بہت بڑی تعداد بتوں اور دیوتاؤں کی پرستش سے تائب ہوگئی۔ یہ حیرت انگیز کارنامہ محض محمد ﷺ کی تعلیمات اور ان پر عمل کرنے کے سبب انجام پایا۔ جبکہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ پندرہ سو سال کی مدت میں بھی اپنی امتوں کو سیدھے رستے پر نہ لاسکے۔

کونٹ لیو ٹالسٹائی

روس کے اس مشہور ادیب مفکر اور انشاء پرداز نے اپنی کتاب دی مسلم راجپورت میں واضح الفاظ میں بیان کیا ہے۔ کہ اس میں ذرہ برابر شبہ نہیں ہوسکتا۔ کہ آنحضور ﷺ حقیقت میں عظیم الشان معلم تھے آپ ﷺ نے نسل انسانی کی بہترین خدمات سرانجام دیں یہ فخر

آپ ﷺ کو ہی حاصل ہے کہ سارے ملک کو صداقت کی روشنی سے منور کیا۔ بلکہ آپ ﷺ نے دنیا کے لئے ترقی و تمدن کے دروازے کھول دیئے۔ ایسی شخصیت ہر قسم کے عزت و احترام کی مستحق ہے۔

تھامس کارلائل

اسی طرح یورپ کا عظیم اور نہایت معتبر مورخ تھامس کارلائل اپنی کتاب ہیرو اینڈ ہیرور شپ میں حضور نبی کریم ﷺ کو ان الفاظ میں خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ "منصب نبوت پر فائز ہونے سے قبل ہی اس سیاہ چشم روشن جبیں فراغ حوصلہ کریم النفس محفل پسند مخلص بادیہ نشین کے خیالات جاہ طلبی سے کوسوں دور تھے اس شخص کی متانت میں عظمت نظر آتی ہے۔ رسالت سے پہلے بھی اس منفرد شخصیت کا شمار ان لوگوں میں ہوتا تھا۔ جو سچائی کے علم بردار اور فطرتاً" بے لوث اور صبعاً" صداقت کا شعار ہوتے ہیں۔ دوسرے لوگ سنی سنائی تواہمانہ باتوں کو اپنا مسلک قرار دے کر اپنے دل کو مطمئن کرلیتے تھے۔ مگر محمد ﷺ کی تسکین اس انداز کی باتوں سے نہیں ہوتی تھی۔ وہ عرشہ کائنات میں واقعی تن تنہا کھڑے تھے۔

ان کا دماغ اس نوعیت کے ہزاروں خیالوں سے بھرا رہتا تھا۔ کہ میں کیا ہوں؟ زندگی اور اس کا مدعا کیا ہے؟ موت کیا ہے؟ میں مانوں تو کیا مانوں اور کروں تو کیا کروں۔ ان سوالوں سے لبریز ذہن لے کر وہ کوہ حراء کی ہیبت ناک چٹانوں اور ریگستانوں کی درست تنہائیوں میں سرگرداں رہے۔ اور آخر کار انہیں ان سوالوں کا جواب مل گیا۔

اللہ تعالیٰ کی الہامی قوت نے انہیں انسانوں کی رہنمائی کے لئے منتخب فرمایا۔ یہ رہنمائی قرآن کی صورت آپ ﷺ پر نازل ہوئی جسے پڑھ کر یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس کتاب کا سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ یہ ہر لحاظ سے سچی اور مبنی بہ صداقت ہے۔

بقول حفیظ جالندھری

سلام آے آمنہ کے لال اے محبوب سبحانی
سلام اے فخر موجودات فخر نوع انسانی
سلام اے ظل رحمانی سلام اے نور یزدانی
ترا نقش قدم ہے زندگی کی لوح پیشانی

●●

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح
اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
سُنارا جیولرز
آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر : ۲۴۵۰۸۰

مکتبہ لدھیانوی کی نئی پیشکش
شخصیات و تاثرات
مکتبہ لدھیانوی نے حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم کے معرکۃ الآرا مقالات، علمی اور تحقیقی مضامین کو "مقالات یوسفی" کے نام سے کتابی شکل میں شائع کرنے کا عزم کیا ہے۔
بحمد للہ اس سلسلہ کی پہلی کڑی "شخصیات و تاثرات" کے نام سے شائع ہوچکی ہے جس میں حضرت مدظلہ نے اپنے ہم عصر علماء، اکابر، مشائخ اور بزرگان دین کا نہایت ہی محبت و عقیدت سے تعارف و تذکرہ فرمایا ہے۔ جو بلا مبالغہ حضرت مدظلہ کا اپنے اکابر اور ہم عصروں کے نام شاندار خراج تحسین اور نصف صدی کی حسین یادوں کا نفیس ترین مرقع ہے۔ قیمت -/۱۵۰ روپے
تاجر حضرات اور دینی طلبہ کے لئے خصوصی رعایت ہوگی۔ آج ہی آرڈر بک کرائیں۔ وی پی ہرگز نہیں ہوگی۔
مکتبہ لدھیانوی جامع مسجد فلاح نصیر آباد بلاک نمبر ۱۴ فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸
رابطے کیلئے: حافظ عتیق الرحمٰن، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قارئین ختم نبوت سے پانچ سوال

محترم قارئین اس شمارے سے آپ کی دلچسپی کیلئے قادیانیت سے متعلق سوال و جواب کا ایک سلسلہ شروع کیا جارہا ہے۔ اس سلسلے میں ہم ہر دفعہ پانچ سوال شائع کریں گے جن کے جوابات آپ حضرات ڈاک کے ذریعے ارسال کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے موصول ہونے والے مکمل صحیح حل پر ۳ ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ایک غلطی والے حل پر ۲ ماہ کی مدت کیلئے اور دو غلطی پر ایک ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔

سوال نمبر ۱.... مرزا غلام احمد قادیانی کا سن پیدائش بتایئے؟

سوال نمبر ۲.... مرزا غلام احمد قادیانی نے کس سن میں مسیح ہونے کا دعویٰ کیا؟

سوال نمبر ۳.... مرزا غلام احمد قادیانی کی تردید سب سے پہلے کس شہر کے علماء نے کی؟

سوال نمبر ۴.... مقدمہ بہاولپور میں مسلمانوں کی طرف سے کس مشہور عالم دین نے شرکت فرمائی تھی؟

سوال نمبر ۵... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پہلے امیر کون تھے؟

اہم ہدایات:

۱..... ساتھ منسلک ٹوکن کاٹ کر صحیح اندراج کر کے خط میں ارسال کیا جائے ورنہ حل مکمل تصور نہیں کیا جائے گا۔

۲..... تمام سوالات کے جواب صاف ستھرے کاغذ پر تحریر کریں۔

ٹوکن

نام ____________

ولدیت ----------------

مکمل پتہ --

ذاتی مصروفیات --

مفتی حسن علی منصور

شیدائیانِ ختمِ نبوّت کے چند واقعات

دنیا کی تاریخ کی ورق گردانی اگر کی جائے تو بڑے بڑے عاشقوں کے نام ملیں گے۔ لیکن اگر ان سب کا موازنہ کیا جائے تو عاشقانِ رسول ﷺ کے ادنیٰ سے عاشق کی بے لوث اور بے پناہ محبت کے سامنے تمام ہیچ نظر آتے ہیں۔ حضور نبی کریم علیہ السلام کی عزت و ناموس کی خاطر مسلمانوں نے اپنا تن من دھن سب کچھ لٹادیا۔ انکے دل میں اللہ کے رسول کی محبت اپنی ہر چاہت سے بڑھ کر تھی۔ آپ کے سچے شیدائیوں نے وہ کام ھرگز نہیں کیا جسے محمد کی ذات برا سمجھتی تھی آپ کے جاں نثاروں نے آپ کے نقش قدم پر چل کر دنیا کو حیرت زدہ کردیا۔ اصحاب رسول کی محبت ایک بے مثل محبت تھی۔ ہر زمانے میں آپ کی ہر ہر ادا پر مرمٹنے والوں کا حساب لگانا مشکل ہے جب بھی کسی نے آپ کی شان میں کسی قسم کی لب کشائی کی ناپاک جسارت کی کوشش کی شمع رسالت کے پروانوں نے اس ناپاک وجود کو زمین کے اوپر کبھی برداشت نہیں کیا۔ گویا کہ ان کا جینا اور مرنا آپکی ذات پاک کی حرمت پر مرمٹنا تھا۔ چنانچہ میں صحابہ و تابعین اور دیگر حضرات کے واقعات سے زراہٹ کر تحریک ختم کے ان جاں نثاروں اور شمع رسالت کے شیدائیوں کے چند واقعات تاریخ کے اوراق سے پیش کروں گا تاکہ آپ کو اندازہ ہو کہ محمد ﷺ کی محبت میں مرمٹنے والے کیسے لوگ تھے۔

اور وہ اپنی زندگی سے ہمیں ایک مشعل روشن کر کے دے گئے۔ کہ محمد ﷺ کی عزت پر مرمٹنے والے اور فتنہ مرزائیت کو نیست و نابود کرنے والے اور اسے اپنے کیفر کردار تک پہنچانے والے آخر کیسے لوگ ہیں۔ چنانچہ قارئین آپ کو مندرجہ ذیل واقعات سے اندازہ ہوگا۔

تحریک مقدس ختم نبوت سنہ ۱۹۵۳ء میں جناب سید مظفر علی شمسی کی روایت کے مطابق سکھر جیل میں جب حضرت امیر شریعت' مولانا ابو الحسنات' مولانا لعل حسین اختر اور دوسرے رہنماؤں کو لایا گیا تو ایسی گرمی پڑتی تھی کہ برتن میں پانی اتنا گرم ہوجاتا تھا کہ اس میں انڈا ڈال دیتے تھے تو وہ نیم برشت ہوجاتا تھا اگر اسی پانی کو باہر رکھ کر انڈا اس میں رکھ دیتے تو انڈا پک جاتا تھا۔

چنانچہ اسی تحریک ختم نبوت میں ایک عورت اپنے بیٹے کی برات لے کر دہلی دروازہ کی جانب جارہی تھی اچانک گولیوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ آقائے نامدار ﷺ کی عزت و ناموس کے لئے لوگ سینہ تانے بٹن کھول کر گولیاں کھارہے ہیں تو اس عورت نے برات کو معذرت کر کے رخصت کردیا۔ بیٹے کو بلا کر کہا بیٹا آج کے ۔۔۔۔ دن کے لئے میں نے تمہیں جنا تھا۔ جاؤ آقا ﷺ کی عزت پر قربان ہو جاؤ میں تمہاری برات میں آقائے نامدار ﷺ کو مدعو کروں گی جاؤ پروانہ وار شہید ہوجاؤ تاکہ میں فخر کرسکوں کہ میرا لخت جگر آپ ﷺ کی عزت کے لئے شہید ہوگیا۔ جب لاش لائی گئی تو گولی کا کوئی نشان پشت پر نہ تھا سب سینے پر گولیاں کھائیں۔ اللہ کے اس بندے پر ہزاروں رحمتیں ہوں۔

آج تک پڑھتا رہا ہوں
اب عمل کرنے جارہا ہوں

تحریک ختم نبوت ایک طالب علم کتابیں ہاتھ میں لئے کالج جارہا تھا۔ سامنے تحریک کے لوگوں پر گولیاں چل رہی تھیں کتابیں رکھ کر جلوس کی طرف بڑھا کسی نے پوچھا یہ کیا ہے۔ جواب میں کہا کہ آج تک پڑھتا رہا ہوں اب عمل کرنے جارہا ہوں۔ جاتے ہی ران پر گولی لگی گرگیا۔ پولیس والے نے آکر اٹھایا تو شیر کی طرح گرجدار آواز میں کہا کہ ظالم گولی ران پر کیوں ماری ہے عشق مصطفیٰ ﷺ تو دل میں ہے یہاں دل پر گولی مارو تاکہ قلب و جگر کو سکون ملے۔

چنانچہ اس تحریک میں جو آدمی بھی شریک ہوتا تھا یہ طے کر کے آتا تھا کہ وہ ناموس مصطفیٰ ﷺ کے لئے جان دے دیگا۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا لوگ لاٹھیاں کھاتے رہے۔ ایک نوجوان کے پاس حمائل شریف تھی۔ فردوس شاہ ڈی ایس پی نے ٹھوکر ماری حمائل دور جاگری اور پھٹ گئی۔ فردوس شاہ کو لوگوں نے موقع پر قتل کردیا قرآن مجید کی بے حرمتی کرنے والا اپنے منطقی انجام تک پہنچ گیا۔

تحریک کے دوران حکومت نے کرفیو لگا رکھا تھا چنانچہ اس وقت ایک مسلمان کرفیو کی خلاف ورزی

کر کے آگے بڑھا مسجد میں پہنچ کر اذان دی ابھی اللہ اکبر کہہ پایا تھا کہ گولی لگی ڈھیر ہوگیا دوسرا مسلمان آگے بڑھا اس نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تھا کہ گولی لگی ڈھیر ہوگیا۔ تیسرا مسلمان آگے بڑھا ان کی لاشوں پر کھڑے ہو کر اشہد ان محمد رسول اللہ کہا کہ گولی لگی ڈھیر ہوگیا۔ چوتھا آدمی بڑھا ان کی لاشوں پر کھڑا ہو کر کہا حی علی الصلوۃ کہ گولی لگی ڈھیر ہوگیا پانچواں مسلمان بڑھا غرضیکہ باری باری مسلمان شہید ہوگئے مگر اذان پوری کر کے چھوڑی۔ اللہ کی کروڑوں ان پر رحمتیں ہوں۔

مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کو گرفتار کر کے شاہی قلعہ لاہور لایا گیا وہاں سے کئی ماہ بعد آپ کو اٹک جیل منتقل کر دیا گیا۔ ایک بدبخت آدمی نے آپ کے والد صاحب کو جا کر جھوٹی اطلاع دی کہ مولانا تاج محمود کے پولیس نے ہاتھ پاؤں توڑ دیئے ہیں۔۔۔ اس سے آپ کے والد صاحب کو بہت صدمہ ہوا اور آپ پوری رات چارپائی پر سجدے کی حالت میں دعا گو رہے اللہ کی شان دیکھئے۔۔۔۔ یہی جھوٹی خبر دینے والا شخص سرگودھا روڈ پر ایک حادثہ کا شکار ہو کر دونوں ہاتھوں اور ٹانگوں سے ہمیشہ کے لئے معذور ہوگیا۔ (ملخص از "تذکرہ مجاہدین ختم نبوت")

محمد ﷺ کا شیدائی

تحریک ختم نبوت میں ایک مسلمان دیوانہ وار ختم نبوت زندہ باد کے لاہور کی سڑکوں پر نعرے لگا رہا تھا۔ پولیس نے پکڑ کر تھپڑ مارا۔ اس پر اس نے پھر نعرہ لگایا ختم نبوت زندہ باد۔ پولیس والے نے بندوق کا بٹ مارا اس نے پھر نعرہ مارا عدالت میں لایا گیا تو اس نے عدالت میں آتے ہی ختم نبوت کا نعرہ لگایا۔ فوجی نے کہا ایک سال سزا۔ اس نے سزا سن کر پھر ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگایا۔ اس نے سزا دو سال کر دی اس نے پھر نعرہ لگا دیا۔ غرضیکہ یہ نعرے لگاتا رہا اور وہ سزا بڑھاتا رہا اور یہ مسلمان نعرہ ختم نبوت بلند کرتا رہا۔

فوجی عدالت جب بیس سال پر پہنچی تو دیکھا کہ بیس سال کی سزا سنکر یہ پھر بھی نعرے لگا رہا ہے اور یہ باز نہیں آ رہا۔ تو فوجی عدالت نے کہا کہ باہر لیجا کر گولی مار دو اس نے گولی کا سنکر دیوانہ وار رقص شروع کر دیا اور ساتھ ختم نبوت زندہ باد ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف ترانہ سے ایمان پرور وجد آفریں طاری کر دی یہ حالت دیکھ کر عدالت نے کہا کہ رہا کر دو کہ یہ دیوانہ ہے اس نے رہائی کا سنکر پھر نعرہ لگایا ختم نبوت زندہ باد۔

ایک بوڑھے مسلمان کا عشق رسول

مولانا اللہ وسایا رقم طراز ہیں... تحریک ختم نبوت سنہ ۵۳ء میں دہلی دروازہ لاہور کے باہر صبح سے عصر تک جلوس نکلتے رہے اور لوگ دیوانہ وار سینوں پر گولیاں کھا کر آقائے نامدار خاتم الانبیاء ﷺ کی عزت و ناموس پر جان قربان کرتے رہے۔ عصر کے بعد جب جلوس نکلنے بند ہوگئے تو ایک اسی ۸۰ سالہ بوڑھے باپ اور پانچ سالہ معصوم بچے کے سینہ سے گولیاں شائیں کر کے گذر گئیں۔۔۔ دونوں شہید ہوگئے۔۔۔ مگر تاریخ کے اوراق میں اس باب کا اضافہ کر گئے کہ آقائے نامدار ﷺ کی عزت و ناموس پر مشکل وقت آئے تو آپ ﷺ کی عزت و ناموس پر قربان ہو جانا اپنی زندگی کا اصل سرمایہ سمجھتے ہیں۔

گویا کہ بقول شاعر

آیم بسر کوئے تو پویاں پویاں
رخسارہ بآب دیدہ شویاں شویاں
بیچارہ زوصل تو جویاں جویاں
جاں می دہم و نام تو گویاں گویاں

آپ کی گلی میں چلا آ رہا ہوں خراماں، آنسوؤں سے اپنے رخسار کو دھوتا ہوں، آپ کے وصل کا جویا اور طالب بن کر جان دے رہا ہوں آپ کا نام بھی لئے جا رہا ہوں۔

(باقی آئندہ)

اکابر علماء دیوبند، مولانا عبید اللہ سندھیؒ، شاہ ولی اللہؒ کی نظریاتی اور دینی و علمی کتب کا وہ مرکز جسکے آپ عرصہ سے منتظر تھے۔

جمعیۃ علماء اسلام، جمعیۃ طلباء اسلام کے بیجز۔ سٹکرز۔ کی رنگ۔ لٹریچر ٹیلی فون انڈکس۔ بٹوے۔ بال پوائنٹ جھنڈے۔ عید کارڈ۔ لفافے آئڈنٹی کارڈ کور شیشہ سٹکر۔ ٹوپی بیج۔ سٹیل بیج۔ کاپی کور۔ تصاویر مولانا فضل الرحمٰن، مفتی محمود نیز دستور و منشور، تھوک و پرچون خرید فرمائیں

ہر قسم کی تقاریر کیسٹیں اور ویڈیو کیسٹیں دستیاب ہیں نیز مدارس عربیہ کی رسید بکس، پمفلٹ، اشتہارات اور ہر قسم کی اعلیٰ طباعت کا مرکز

نئے سال کی جے یو آئی۔ جے ٹی آئی کی ڈائری۔ کیلنڈر پاکٹ کیلنڈر

مکتبۃ الجمعیۃ

امین بازار سرگودھا فون ۷۲۲۶۷۴

حلاوتِ ایمان

قبولِ اسلام کی سبق آموز داستان

آیئے میں آپ کو ان دنوں کا ایک واقعہ سناتا ہوں جب میں جاسوسی کے شبے میں بھارت میں گرفتار ہو گیا تھا میں دسمبر ۱۹۷۳ء میں سینٹرل جیل بیکانیر میں قید تھا وہاں ایک ہندو قیدی جس کا نام سکھ بیر سنگھ تھا قتل اور ڈاکے کے جرم میں عمر قید کی سزا بھگت رہا تھا یہ شخص ادھیڑ عمر کا تھا اور قوی ہیکل ڈیل ڈول کا آدمی تھا وہ اپنے مذہب کا بہت سختی سے پابند تھا جیل میں اس کا احترام کیا جاتا تھا اور پاکستان کے نام سے اسے نفرت تھی اس کا نظریہ یہ تھا کہ بھارتی حکومت جن پاکستانیوں کو گرفتار کرلیتی ہے ان کو فوراً گولی سے اڑا دینا چاہئے ان کو زندہ رکھ کر بھارتی حکومت انتہائی احمقانہ کام کرتی ہے۔

اس جیل میں ہمارے ساتھ ایک پاکستانی قیدی محمد یٰسین صاحب بھی تھے یہ صاحب صحیح معنوں میں صاحب کردار مسلمان تھے۔ سکھ بیر سنگھ بھی ہریانہ صوبہ کے ضلع روہتک سے تعلق رکھتا تھا وہ چھوٹے سے ایک گاؤں ہمایوں پور کا رہنے والا تھا ایک ضلع کا ہونے کی بنا پر یٰسین صاحب اور سکھ بیر سنگھ کے درمیان دوستانہ تعلقات استوار ہوگئے ان کا اٹھنا بیٹھنا اکٹھا ہو گیا اور یہیں سے ایک نئی داستان نے جنم لیا سکھ بیر سنگھ یٰسین صاحب کے سامنے اسلام کی برائیاں کرتا مگر یٰسین تحمل اور بردباری سے اس کو سمجھاتے آہستہ آہستہ انہوں نے سکھ بیر کو کہا کہ تم اردو زبان تو جانتے ہی ہو ایک بار سارے قرآن شریف کا ترجمہ پڑھ لو اس کے بعد تم سے اسلام اور ہندومت کے موازنے پر بات کروں گا۔

سکھ بیر سنگھ نے آہستہ آہستہ روزانہ قرآن مقدس کا ترجمہ پڑھنا شروع کردیا چھ ماہ تک وہ ترجمہ پڑھتا رہا آہستہ آہستہ اس کا ذہن اسلام کی طرف مائل ہونا شروع ہوگیا۔ قرآن پڑھنے کے ساتھ اس نے مشکوٰۃ شریف' حدیث کی کتاب بھی منگوالی اور ایک روز اس نے اعلان کردیا کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔

اس کا یہ اعلان قیامت آنے کے مترادف ثابت ہوا پوری جیل میں طوفان آگیا تمام ہندو قیدی اور ہندو عملہ سخت اشتعال میں آگیا مسلمان بھی اپنی جگہ حیران تھے کہ یہ انہونی کیسے ہوگئی۔

جیل سپرنٹنڈنٹ لیکھ رام خود سکھ بیر سنگھ کے پاس آیا اور اسے کہا کہ "تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے جو تم ایک مسلے کے چکر میں آکر باپ دادا کا دھرم تبدیل کرنے لگے ہو۔؟"

"میں نے جو فیصلہ کیا ہے وہ سوچ سمجھ کر کیا ہے۔"

اس نے کہا۔ "اب یہ فیصلہ کسی صورت میں تبدیل نہیں ہو سکتا۔"

"اس کا انجام بھی جانتے ہو کیا ہو گا۔؟" لیکھ رام نے کہا۔ "تم کو بیس سال کی قید ملی ہے میں تم کو ایک دن بھی معافی نہیں دوں گا اور پورے بیس سال کٹواؤں گا۔"

"مجھے تم ساری عمر بھی جیل میں رکھو تو بھی اپنا فیصلہ نہیں بدلوں گا۔" اس نے جواب دیا

دوسرے دن ہی یٰسین صاحب کو پاؤں میں بیڑی لگا کر کال کوٹھڑی میں ڈال دیا گیا ان کا جرم یہ تھا کہ انہوں نے ایک پیدائشی ہندو کو ورغلا کر اپنا دھرم تبدیل کرنے پر مجبور کیا تھا دوسرے روز ظہر کے وقت سکھ بیر سنگھ نے باقاعدہ کلمہ پڑھا اور مذہب اسلام اختیار کرلیا۔ مگر منو سمرتی کے پیروکار اس واقعہ کو اتنی آسانی سے ہضم نہیں کر سکتے تھے وہ سکھ بیر سنگھ کو سکھ بیر احمد بننے کی سخت سے سخت سزا دینا چاہتے تھے اس کو جتنی معافی ملی ہوئی تھی سب کاٹ لی گئی اور اس کو بیڑیاں ڈال کر سینٹرل جیل جودھ پور بھجوادیا گیا اس کے ٹکٹ (ریکارڈ) میں لکھ دیا گیا کہ یہ بہت خطرناک قیدی ہے اس لئے اس کو ہمیشہ کال کوٹھری میں رکھا جائے ہر قیدی کے پاس اس کی قید کا ریکارڈ ہوتا ہے جسے جیل کی زبان میں ٹکٹ کہتے ہیں۔ جیل سپرنٹنڈنٹ ہر قیدی کو سال میں کم و بیش تین ماہ کی معافی دے سکتا ہے یہ اس دیش میں ہو رہا ہے جس کو ہم دوست بنانے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ سکھ بیر احمد کو صرف اس گناہ کی سزا دی جا رہی تھی کہ اس نے جس چیز کو حق سمجھا اس کو قبول کیا تھا دنیا کی سب سے بڑی "جمہوریت" کو گوارا نہ تھا کہ ایک ہندو اسلام قبول کرلے۔

لیکن خدا کا یہ نیک بندہ جو قبول اسلام تک قاتل اور ڈاکو تھا ہر قسم کی سزا کو خندہ پیشانی سے سہہ رہا تھا اور اس کے پائے استقامت میں ذرا سی بھی لغزش نہ آئی تھی اس کو جودھ پور جیل میں بھی ہر طرح سے رام کرنے کی کوشش کی گئی جیلوں کے آئی جی نے اسے کہا کہ تم واپس ہندو ہو جاؤ تم کو قیدیوں نمبردار بنادیا جائے گا اور زیادہ معافی دی جائے گی اور چند سال بعد رہا کر دیا جائے گا۔

"آئی جی صاحب!" اس نے کہا "آپ تو واپس

ہندو ہونے کی بات کررہے ہیں آپ اگر یہ کہیں کہ تم ایک وقت کی نماز قضا کردو اور ہم تمہاری بیس سال کی سزا معاف کردیتے ہیں تو خدا کی قسم میں یہ ہرگز نہ کروں گا۔"

یہ دوٹوک جواب سن کر آئی جی ہکا بکا رہ گیا اور اس پر زیادہ سختی کا حکم دے کر چلا گیا۔ میں نے اپنی زندگی میں لاکھوں مسلمان دیکھے ہیں جن میں بڑے عالم بھی تھے اور پیر بھی مگر میں نے اس جیسا باکردار مسلمان اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔ اسے دیکھ کر مجھے پتا چلا کہ قرون اولیٰ میں چند لاکھ مسلمان کس طرح تھوڑے سے عرصے میں پوری دنیا میں چھاگئے تھے کاش یہ جذبہ ہم سب میں پھر پیدا ہوجائے۔

سکھ بیر احمد کو بڑے لمبے عرصے تک متواتر بیڑیاں ڈال کر کال کوٹھڑی (قید تنہائی) میں رکھا گیا جہاں سے اسے ایک پل کیلئے بھی باہر نہیں نکالا جاتا تھا اس کے ٹکٹ پر ایک دن کی معافی بھی نہ لکھی گئی مگر اس مرد مسلمان کو کوئی بھی تکلیف راہ حق سے نہ ہٹاسکی ایک بار جب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل ہنومان مل جیل کی معمول کی گشت پر آیا تو اسے قرآن پڑھتے دیکھا وہ اپنی کوٹھڑی میں بیٹھا قرآن پڑھ رہا تھا وہ ڈپٹی

"سکھ بیر مجھے ذرا یہ کتاب دکھانا جس کو پڑھ کر تم باپ دادا کا مذہب چھوڑ بیٹھے ہو"

سپرنٹنڈنٹ کے احترام میں کھڑا نہ ہوا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کو غصہ آنا فطری بات تھی مگر وہ کچھ متحمل مزاج آدمی تھا اس نے کہا۔ "سکھ بیر مجھے ذرا یہ کتاب دکھانا جس کو پڑھ کر تم اتنے سخت ہوگئے ہو کہ باپ دادا کا مذہب بھی چھوڑ بیٹھے ہو اور کوئی سختی بھی تم پر اثر نہیں کرتی میں دیکھوں تو سہی اس کتاب میں کیا لکھا ہے۔"

"صاحب آپ کے ہاتھ ناپاک ہیں۔" سکھ بیر احمد نے جواب دیا۔ "میں قرآن شریف آپ کے ہاتھ میں نہیں دے سکتا۔"

ہنومان مل اپنا سامنہ لے کر رہ گیا اسے ہندو مت میں واپس لانے کے جائز اور ناجائز جتن کئے جاتے رہے مگر وہ سکھ بیر احمد سے سکھ بیر سنگھ بننے پر راضی نہ ہوا۔

اس کی سزا کی اپیل ابھی راجستھان ہائیکورٹ میں چل رہی تھی ابھی فیصلہ نہیں ہوا تھا ۱۹۷۸ء کے موسم گرما میں ہائی کورٹ کا چیف جسٹس ریٹائر ہوگیا نیا چیف جسٹس صوبہ کرناٹک سے تبدیل ہوکر آیا اس کا نام کلوزیٹ ہونیا تھا اور مذہباً" عیسائی تھا اس نے راجستھان ہائی کورٹ میں آکر جو سب سے پہلا فیصلہ کیا وہ سکھ بیر کا تھا۔

جولائی ۱۹۷۸ء کی ایک دوپہر سکھ بیر احمد ظہر کی نماز ادا کررہا تھا جیل آفس میں کام کرنے والے قیدی کرم سنگھ نے اسے یہ خوش خبری سنائی کہ سکھ بیر ہائی کورٹ نے تمہاری اپیل منظور کرلی ہے اور تم بری کردیئے گئے ہو آج شام کو تمہیں رہا کردیا جائے گا۔

یہ سن کر وہ دوبارہ سجدہ میں گر گیا اور شکرانے کے دو نفل ادا کئے اور پھر وہ کرم سنگھ کو کہنے لگا۔ "دیکھا تم نے! تمہارے آئی جی صاحب کہتے تھے کہ میں ایک دن کی بھی معافی نہیں دوں گا اور پورے بیس سال سزا کٹواؤں گا میرے سچے رب نے مجھے معافی دے دی ہے کیا اب بھی تم کو خدا کی حقانیت کے بارے میں شبہ ہے؟ تمہارے یہ شیو شنکر صرف مٹی کے بت ہیں۔" اور اسی شام اسے جیل سے رہا کردیا گیا! علامہ اقبالؒ کا یہ شعر جسے میں کبھی نہیں سمجھ پایا تھا تفسیر کے ساتھ میری سمجھ میں آگیا

چمک اٹھا جو ستارہ ترے مقدر کا
اٹھا کے جش سے تجھ کو حجاز میں لایا

(اصغر علی.....)

(بشکریہ جنگ ڈائجسٹ ص ۵،۲۸ر جولائی ۱۹۹۵ء)

خانقاہ سراجیہ کے نئے ٹیلی فون نمبر

حضرت اقدس شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے گھر کا ٹیلی فون نمبر تبدیل ہوگیا ہے۔ حضرت اقدس کے عقیدت مند و عالمی مجلس کے رفقاء و کارکن نئے ٹیلی فون نمبر نوٹ فرمالیں۔

045202-41604

0459-31604

0459-32803

حافظ احمد عثمان شاہد

ناظم دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان

فون نمبر 4097

فیکس 4333 43338

۱۹۷۸ء سے آغاز شدہ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے مقبول ترین سلسلے

آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد پنجم

نکاح و طلاق اور خلع کے مسائل پر مشتمل عام فہم، مدلل اور جامع دستاویز جس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ اپنے موضوع سے متعلق بہترین راہ نما کتاب منظر عام پر آگئی ہے۔ قیمت: ۱۵۰ روپے تاجروں اور زیادہ تعداد میں لینے والوں کیلئے خصوصی رعایت وی پی ہرگز نہیں ہوگی۔

رابطہ کیلئے **مکتبہ لدھیانوی** دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

مفتی ہارون مطیع اللہ ایم اے

وعدہ خلافی

سخت ناپسندیدہ خصلت

وعدہ کا مفہوم قریباً" ہر مسلمان الحمدللہ سمجھتا ہے کہ کسی آدمی سے وعدہ کرنا کہ میں فلاں کام کروں گا یا آپکی خدمت میں حاضری دوں گا اس میں اہم یہ ہے کہ وعدہ پورا کیا جائے وعدہ پورا نہ کرنا سخت معیوب چیز ہے وعدہ خلافی کرنے والے شخص کو نہ صرف یہ کہ اسلام نہیں پسند کرتا بلکہ معاشرے میں وہ ہر شخص کی نظر سے گر جاتا ہے' ہر انسان یہ چاہتا ہے کہ وہ دوسروں کی نگاہ میں محترم اور صاحب عزت شمار ہو چونکہ وعدہ کو پورا کرنے کی اسلام میں زبردست تاکید کی گئی ہے لہٰذا وعدہ خلافی کرنے والے کی لوگ قطعی عزت نہیں کرتے۔

قرآن کریم میں ارشاد باری ہے "اور وعدہ پورا کرو وعدے کے بارے میں باز پرس ہوگی"

(الاسراء آیت ۳۴)

پچھلے سارے ادیان مین بھی وعدہ پورا کرنے کی تاکید تھی یہی وجہ ہے کہ رب ذوالجلال نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف میں فرمایا کہ "ابراہیم وہ ہیں جنہوں نے وعدہ پورا کر دکھایا"

(النجم ایت ۳۷)

حدیث کی مشہور کتاب ابو داؤد شریف میں ہے کہ حضور ﷺ کے دعوائے نبوت سے قبل حضرت عبد اللہ بن ابو سماء نے آنحضرت ﷺ سے کوئی چیز خریدی کچھ رقم کی ادائیگی رہ گئی عبد اللہ بن ابو سماء نے حضور ﷺ سے بقیہ رقم اس جگہ پہنچانے کا وعدہ کیا جہاں حضور ﷺ تشریف رکھتے تھے اتفاق سے عبد اللہ" اپنا وعدہ بھول گئے حضرت عبد اللہ" کو تین دن بعد اپنا وعدہ یاد آیا جب وہاں گئے تو دیکھا کہ حضور ﷺ اسی جگہ موجود ہیں چونکہ سابقہ ادیان میں بھی وعدہ کو پورا کرنے کا حکم تھا اور اللہ کے سارے رسل وعدہ کو پورا کرتے رہے تو حضور ﷺ نے قبل از اعلان نبوت بھی ایفائے عہد فرمایا علماء نے لکھا ہے کہ حضور ﷺ کا اسی مقام پر تین روز تک موجود رہنا اپنے حق کے حصول کی نیت سے نہ تھا بلکہ ایک طرح کا آپ ﷺ نے بھی وعدہ فرمایا تھا کہ میں یہاں ہی رہوں گا تو اس وعدے کو پورا فرمایا اور عبد اللہ بن ابو سماء کے آنے سے پہلے وہاں سے تشریف لے جانا مناسب نہ سمجھا۔

اگر وعدہ کرتے وقت پورا کرنے کا پکا ارادہ ہو مگر بعد میں کوئی مجبوری پیش آگئی تو وعدہ خلافی کا گناہ نہیں ہوگا' اسی طرح اگر وعدہ کر کے پورا کرنا بھول گئے تب بھی مواخذہ نہیں ہوگا اگر ممکن ہو سکے تو جس کے ساتھ وعدہ کیا ہے مجبوری پیش آنیکی صورت میں (فون وغیرہ) کسی ذریعہ اطلاع کر دے تاکہ دوسرا پریشانی سے بچ جائے مگر بغیر کسی مجبوری اور عذر کے وعدہ نہ پورا کرنے والے کو اللہ کے بعد سب سے بزرگ ہستی منافق فرمارہے ہیں بخاری شریف و ترمذی شریف دونوں میں آپ کا ارشاد منقول ہے کہ جس شخص کے اندر چار عادتیں ہوں وہ خالص منافق ہے اور اگر ان چار عادات میں ایک عادت ہے تو کہا جائے گا کہ اس کے اندر منافقوں والی عادت ہے جب تک اسے چھوڑ نہ دے وہ چار عادتیں یہ ہیں۔

۱۔ جب اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ ۲۔ جب بھی گفتگو کرے جھوٹ بولے۔ ۳۔ جب وعدہ کرے پورا نہ کرے اور۔ ۴۔ جب جھگڑا کرے تو بدزبانی (گالی گلوچ) پر اتر آئے۔ اس ارشاد رسول کے پڑھنے کے بعد ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ ہم میں کسی کے اندر ان عادات میں سے کوئی عادت ہے تو اسے چھوڑ دینا چاہیے تاکہ خدانخواستہ ہمارا شمار منافقوں میں نہ ہو۔

وعدہ تو اگر بچے کے ساتھ بھی کیا جائے تو اسے پورا کرنا چاہیے ابوداؤد شریف ہی میں ہے کہ عبد اللہ بن عامر ایک صحابی ہیں وہ کہتے ہیں میرے بچپنے کے وقت میں ایک مرتبہ میری امی نے مجھ سے کچھ دینے کا وعدہ کیا اس وقت آنحضرت ﷺ بھی ہمارے گھر میں تشریف رکھتے تھے آنحضرت ﷺ نے میری والدہ سے پوچھا کہ آپ ان کو کیا دینا چاہتی تھیں؟ میری والدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس کچھ کھجوریں تھیں وہ دیتی۔ آپ نے فرمایا اگر کچھ نہ دیتیں تو آپ کے نامہ اعمال میں ایک جھوٹ لکھا جاتا۔ چونکہ عمومی طور پر چھوٹے بچوں کو بہلانے پھسلانے کے لئے وعدے

کرلئے جاتے ہیں حقیقتاً" وہ چیزوی نہیں جاتی حضور کے اس ارشاد سے اس معاملہ میں بھی سخت احتیاط کا اشارہ ملتا ہے تاکہ نامہ اعمال میں بلاوجہ ایک جھوٹ شامل نہ ہوجائے۔

بہت سارے مسلمانوں کو وعدے کے پاس کا کوئی خیال نہیں ہوتا ایک ہی وقت مختلف علاقوں میں رہنے والے دوستوں کے ہاں جانے کا وعدہ کرلیا جاتا ہے نتیجتاً" کسی ایک جگہ بھی نہیں جایا جاتا تجارت ایک معزز پیشہ ہے لیکن نہ معلوم بعض لوگ تجارت و انڈسٹری لائن میں آنے کے بعد کیوں وعدہ خلاف ہوجاتے ہیں حتیٰ کہ بعض اہل علم بھی جب علم کے مقتضیات سے ہٹ کر صرف تاجر بن گئے تو ایسے وعدہ خلاف ہوئے کہ الامان۔ روز مرہ ہمیں کتنے ایسے وعدہ کرنے والوں کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے کہ وہ وعدہ کر کے بالکل پورا نہیں کرتے الاماشاءاللہ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنی زبان سے وعدہ کرنے کے بعد پورا کرتے ہیں عربی کا ایک جملہ ہے الکریم اذا وعدوفی کہ شریف آدمی جب وعدہ کرتا ہے تو ضرور پورا کرتا ہے لہٰذا یہ مضمون پڑھنے والے بہن بھائیوں سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ وہ زندگی بھر وعدہ وفائی کا عزم کریں اگر خدانخواستہ وعدہ پورا نہ کرسکیں تو پہلے ہی سے کہہ دیں کہ پکا وعدہ نہیں ہے فلاں کام فلاں وقت میں کرنے کی پوری کوشش کروں گا نہ ہوسکا تو آپ میری طرف سے وعدہ نہ سمجھیں اس طرح جھوٹ بھی نہیں بنے گا اور وعدہ خلافی بھی نہ ہوگی۔ دعا ہے کہ اللہ پاک عمل کی پوری ہمت عطا کریں آمین۔

اخبارِ ختمِ نبوّت

مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم العالیہ کی دسویں عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن سے واپسی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم العالیہ دسویں عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن میں شرکت کے بعد ۱۲ اگست کو کراچی واپس تشریف لائے۔ حضرت اقدس دامت برکاتہم العالیہ نے کانفرنس کی پہلی نشست میں بحیثیت مہمان خصوصی شرکت فرمائی اور جماعت کی ترجمانی کرتے ہوئے قادیانیت پر خصوصی خطاب فرمایا۔ حضرت اقدس دامت برکاتہم العالیہ نے لندن سے واپسی پر حرمین شریفین کی زیارت کی اور عمرہ ادا فرمایا۔ کراچی ایئرپورٹ پر حضرت اقدس دامت برکاتہم کا استقبال کارکنان ختم نبوت اور مریدین نے کیا۔

حاجی محمد اصغر مرحوم کی موت سے جماعت ایک اہم کارکن سے محروم ہوگئی

(نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی (صدیق آباد) میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ شرکاء اجلاس نے حاجی محمد اصغر مرحوم کی حادثاتی موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حاجی صاحب مرحوم جماعت کے ساتھ گہری وابستگی رکھتے تھے اور اکثر اوقات اپنا کاروبار چھوڑ کر جماعت کا کام بڑے اخلاص کے ساتھ کرتے تھے اور کئی مقامات پر جماعت کے تعمیری کام میں اپنا وقت بلا معاوضہ صرف کرتے تھے۔ حاجی محمد اصغر مرحوم تکبیر اولیٰ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ حاجی محمد اصغر مرحوم کی دینی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ حاجی محمد اصغر مرحوم کی روح کے ایصال ثواب کے لئے جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ میں قرآن مجید کا ختم کیا گیا۔ تمام حاضرین نے حاجی اصغر مرحوم کے لیے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

تحریف شدہ کیلنڈر کی اشاعت ناقابل برداشت ہے

(رپورٹ حافظ محمد ثاقب) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا حکیم عبدالرحمان آزاد منعقد ہوا جس میں ادارہ بہبود آبادی کی طرف سے تحریف شدہ کیلنڈر کی اشاعت پر زبردست احتجاج کیا گیا۔ شرکاء اجلاس نے محکمہ بہبود آبادی کی اس مذموم حرکت پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا شرکاء اجلاس نے ایک قرارداد منظور کی کہ تحریف قرآن کے مرتکب اس محکمے کو فوری طور پر بند کیا جائے اور اس واقعے کے ذمہ دار افراد کے خلاف توہین قرآن کے جرم میں مقدمہ چلایا جائے اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ اجلاس میں ہر مکتبہ فکر کے اہل علم و دانش شریک ہوئے۔

محمد اسماعیل شجاع آبادی لاہور

تحریکِ ختم نبوت

○... اجلاس میں عوامی تحریک کے لیڈر رسول بخش پلیجو کے اس بیان کی مذمت کی گئی۔ جس میں اس نے اسلام کے عظیم جرنیل محمد بن قاسم کے خلاف ہرزہ سرائی کی اور اسلام کے نظام عدل و انصاف پر رکیک حملے کئے۔

○... اجلاس میں ایک قرارداد میں مولانا عبدالکریم شاہؒ ڈیرہ غازی خاں کی وفات پر قلبی رنج و دکھ کا اظہار کیا گیا اور مرحوم کی مغفرت اور ترقی درجات کی دعا کی گئی۔

قبل ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا خان محمد مدظلہ' مولانا عزیز الرحمان جالندھری کا کوئٹہ پہنچنے پر زبردست استقبال کیا گیا اور کاروں اور دوسری گاڑیوں کے جلوس میں شہر لایا گیا۔ استقبالیہ جلوس میں بلوچستان کے جید علماء کرام سمیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں نے شرکت کی۔ (لولاک یکم اگست ۱۹۸۶ء)

لیاقت علی خاں کا قاتل گینزے قادیانی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امراء امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ' مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ' مولانا محمد علی جالندھریؒ سمیت تمام راہنما عرصہ دراز سے یہ کہتے چلے آرہے ہیں کہ وزیر اعظم لیاقت علی خاں کے قتل میں سید اکبر نہیں بلکہ قادیانیوں کی سازش کار فرما ہے۔ یہ بات ریکارڈ پر ہے۔ چنانچہ جسٹس منیر نے بھی اپنی بدنام زمانہ رپورٹ میں اسے کوڈ کیا ہے۔

حال ہی میں پاکستان کے سراغرساں جناب جیمز سالومن نے انکشاف کیا ہے روزنامہ جنگ کی خبر پیش خدمت ہے۔

پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خاں کو سید اکبر نے نہیں بلکہ ایک جرمن قادیانی گینزے نے قتل کیا تھا۔ گینزے کی پرورش قادیانی لیڈر سر ظفر اللہ نے کی تھی۔ یہ انکشاف کراچی سے شائع ہونے والے ایک جریدے نے پاکستان کے سراغرساں جیمز سالومن و تلخ یادوں کے حوالے سے کیا گیا۔ جیمز سالومن نے لکھا ہے۔ اس جرمن شخص نے عیسائیت ترک کر کے قادیانی مذہب اختیار کیا تھا۔ اور قادیانی گھرانے میں شادی کے بعد وہ پاکستان میں مقیم ہو گیا۔ جیمز سالومن کے مطابق گینزے آج کل مشرقی برلن میں قیام پذیر ہے۔ گینزے ظفر اللہ کے بھائی چوہدری نصر اللہ کے پاس باقاعدہ آیا کرتا تھا۔ جو اس وقت کراچی میں ایڈیشنل کسٹوڈین تھے۔ انہوں نے کہا کہ اسے گرفتاری سے پہلے ملک سے باہر بھیج دیا گیا۔ جب کمپنی باغ راولپنڈی میں گینزے نے وزیر اعظم لیاقت علی خاں کو گولی ماری۔ تو پولیس نے جو پوری طرح ملوث تھی۔ اس وقت کے سازشی سیاستدانوں اور بیورو کریٹس کے حکم پر سید اکبر ہی قاتل کی حیثیت سے مشہور کر دیا گیا۔ حالانکہ سید اکبر تو کیمو فلاج تھا۔ گینزے نے اس وقت پٹھانوں والا لباس پہن رکھا تھا۔ اور ہماری اطلاعات کے مطابق وہ وزیر اعظم کو قتل کرنے کے بعد سیدھا ربوہ پہنچا۔ وہاں سے اسے باہر بھیج دیا گیا۔ گینزے ہمبرگ میں قادیانیوں کے ہتھے چڑھا تھا۔ جہاں سے قادیانیوں کی جماعت اسے پاکستان لے آئی۔ اور یہ ربوہ میں تعلیم پاتا رہا۔ جیمز سالومن نے کہا کہ ڈائریکٹر انٹیلی جنس کاظم رضا کی ہدایت میں نے جو تفتیش کی اس میں یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ گینزے ہی اصل قاتل تھے مگر سید کاظم رضا اسے گرفتار کرنے میں قاصر رہے۔ میری یہ اوریجنل رپورٹ آج بھی سینٹرل انٹیلی جنس کراچی کے دفتر میں موجود ہے۔

(جنگ لاہور ۹ مارچ سنہ ۱۹۸۶ء)

لاہور میں نام نہاد خواتین کا شرمناک جلوس

لاہور کی بدنام زمانہ' شرم و حیا اور شرافت سے عاری' اسلام دشمن' قادیانی لیڈی وکیل عاصمہ جہانگیر جو کبھی عاصمہ جیلانی کے نام سے مشہور تھیں۔ آئے روز دین اسلام' علماء و مشائخ کے خلاف دریدہ دہنی کرتی رہتی ہے۔ اس نے انسانی حقوق' عورتوں کے حقوق کی نام سے نام نہاد تنظیمیں بنا رکھی ہیں۔ گذشتہ دنوں عاصمہ جہانگیر کی قیادت میں پیپلز پارٹی اور تحریک استقلال کی شعبہ ہا کے خواتین اور خواتین محاذ عمل نے جلوس نکالا۔ اس جلوس نے لاہور کی سڑکوں پر مارچ پاسٹ کیا۔ اور کھل کر اپنے جذبات کا مظاہرہ کیا۔ ماڈرن اور دین و شرافت سے عاری خواتین کا یہ جلوس اپنی نوعیت کا عجیب و غریب جلوس تھا۔ نام نہاد خواتین نے جو کتبے اٹھا رکھے تھے۔ ان پر درج تھا۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات مسترد شرعی عدالتیں نامنظور۔ عائلی قوانین کو ہاتھ نہ لگایا جائے۔ اور ایک بینر پر درج تھا۔ عورت کی دیت ۱/۲ نمازیں ۱/۲ روزے ۱۵ حج ۲/۳ پھیرے۔ ایک بینر پر درج تھا۔ مولوی خبردار

مذکورہ بالا ماڈرن خواتین مسلمان خواتین کی نمائندہ نہیں ہو سکتیں۔ اور ان کا یہ طرز عمل انتہائی قابل نفرت اور قابل مذمت ہے۔ اسلام اور اسلامی قوانین کا مذاق اور استہزاء کرنے والی یہ خواتین اگر مسلمان ہیں تو اپنے ایمان کی خیر منائیں۔ اور اگر

مسلمان ہیں تو ایک اسلامی ایک مسلم لیگ کی حکومت۔ "امیر المومنین" صدر مملکت اور پاکستانی حکمرانوں کے منہ پر زبردست طمانچہ ہے۔ حکمران یا تو اسلام کا نام لینا چھوڑ دیں یا ایسی بدباطن خواتین کو لگام ڈالیں۔

نماز' اور' حج جیسے اعمال اسلام کے بنیادی احکام ہیں۔ جو قرآن و سنت اور چودہ سو سالہ اجماع امت سے متفقہ چلے آرہے ہیں۔ ان کے خلاف لب کشائی اسلام سے بغاوت کے مترادف ہے۔ صدر اور وزیر اعظم کے خلاف بغاوت کی سزا سزائے موت ہے تو اسلام کے متفقہ عقائد و احکام کے خلاف لب کشائی کی سزا بھی سزائے موت ہونی چاہئے۔ خدا وند قدوس ہمارے حکمرانوں کو عقل سلیم کی دولت سے سرفراز فرمائیں۔ اور انہیں اسلام اور اسلام کے بنیادی عقائد کی تحفظ کی توفیق دیں۔

مالدیپ کے صدر کا مستحسن اقدام

قادیانی تنظیم کے سرکردہ راہنماؤں نے اعتراف کیا ہے۔ کہ حیفا (اسرائیل) میں واقع ان کے سب سے بڑے مرکز اور اسرائیل حکومت کے درمیان گہرا تعلق ہے۔ قادیانیوں کے ایک اعلامیہ کے مطابق جو اطراف عالم میں پھیلایا گیا ہے۔ اس میں بتلایا گیا ہے کہ قادیانیوں نے اسرائیل قیادت اور تقسیم فلسطین (قیام اسرائیل) سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ اور قادیانی راہنما اسرائیلی قیادت سے برابر ملتے رہتے ہیں۔ اور جن اسلامی ممالک میں ان کا پہلے سے اثر ہے۔ اس میں رسوخ کو مزید پختہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ان کی طرف سے بتلایا گیا کہ پوری دنیا میں ۱۳۶ مراکز۔ ۳۷ مدارس۔ ۱۳۲ اخبارات و مجلات۔ ۳۰۳ معابد ہیں۔ اپنے انہی مراکز کے توسط سے اپنے زہر کو وہ بعض اسلامی ممالک میں پھیلانے میں مصروف ہیں۔ ۱۲ مدارس ایسے قائم کئے گئے ہیں جو ان کے متنبی کی جھوٹی نبوت کا پرچار کر رہے ہیں۔

مالدیپ کے صدر کا اقدام

مالدیپ کے صدر مامون عبد القیوم نے ایک قادیانی راہنما کو اپنے ملک سے نکال دینے کا حکم دیا ہے۔ جب انہیں یہ علم ہوا کہ وہ اپنی صفوں میں زہر گھول رہا ہے..... بہائیت اور قادیانیت اپنی سرگرمیوں سے اسلام کو نقصان پہنچانے اسلامی شہر اور مقامات مقدسہ کی توہین کرنے میں برابر ہیں۔ بہائی یہ کہتے ہیں کہ ہمارا حج عکا (اسرائیل) میں ہوتا ہے۔ گمراہ قادیانی کہتے ہیں کہ ہمارا حج قادیان میں ہوتا ہے۔ قادیانی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد کا قصبہ قادیان ارض حرم ہے۔ اور اس میں زمین ایک ایسا ٹکڑا بھی ہے۔ جو جنتی ہے۔ اور انہوں نے یہ بکواس بھی کی ہے کہ قادیان کا ذکر قرآن میں ہے۔ اور مسجد نبوی کے مقابلہ میں قادیان کی عبادت گاہ کو ٹھیرایا ہے۔

(بحوالہ المسلمون (لندن)

قادیانی جماعت کا بجٹ

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ قادیانی سامراجی طاقتوں کے ایجنٹ اور ملت اسلامیہ کے دشمن ہیں۔ مسلمانان عالم میں ارتدادی سرگرمیوں پر بے تحاشا رقوم خرچ ہوتی ہیں۔ پاکستان کے قانون کی کھلم کھلا خلاف ورزیاں کرتے ہیں۔ مرزا جماعت کا بجٹ ایک منی گورنمنٹ کے بجٹ سے کم نہیں۔ مرزائی اخبارات و رسائل میں مندرج بجٹ حسب ذیل ہے۔

سنہ ۸۷-۱۹۸۶ء کا بجٹ۔ انجمن احمدیہ ربوہ کا بجٹ ۹۳۵۳۰۷۳۱٫۰۰

جس میں جلسہ سالانہ کے لئے ۳۲۵۱۰۰۰٫۰۰

مذہبی تدریس کی مد میں ۱۰۵۹۰۰۰٫۰۰

تحریک جدید کا بجٹ ۲۰۸۱۰۰۰۰٫۰۰

وقف جدید کا بجٹ ۲۵۰۰۰۰۰٫۰۰

تینوں اداروں کا مجموعہ بجٹ ۲۴۳۱۵۱۷۳۱٫۰۰

اتنا بنتا ہے جو خفیہ اخراجات کئے جائیں گے وہ علاوہ ہیں۔ مذکورہ بالا رقوم مسلمانوں میں افتراق و انتشار پیدا کرنے' تخریب کاری و دہشت گردی اور مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے خرچ کی جاتی ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور تحریک ختم نبوت سے وابستہ دینی جماعتیں ایک عرصہ سے مطالبہ کرتی چلی آرہی ہیں کہ مرزائی جماعت کے ذرائع آمدنی کیا ہیں۔ کروڑوں روپے کا فنڈ کہاں سے آتا ہے۔ اس کی مکمل تحقیق و تفتیش کر کے انجمن احمدیہ ربوہ کے اثاثے منجمد کئے جائیں اور مرزائی جماعت کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔

(ہفت روزہ ختم نبوت جلد ۵ شمارہ ۱ ۳۰ مئی تا ۵ جون)

مارک ٹیلی کا دورہ ربوہ

بی۔بی۔سی کے مشہور نمائندے مارک ٹیلی نے ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۸۶ء کو ربوہ کا دورہ کیا اس موقع پر دو مرد اور دو عورتیں اس کے ساتھ تھیں۔ اور رات ربوہ میں ہی قیام کیا۔

سوئی ناردرن گیس کے ایک افسر مصطفیٰ احمد خاں جماعت احمدیہ لاہور اور راولپنڈی کے امیر بھی اس موقع پر اس کے ساتھ رہے۔ حکیم خورشید احمد نے بی۔بی۔سی کی ٹیم کو انجمن کے دفاتر کا معائنہ کرایا۔ بعد ازاں غیر ملکی مرزائیوں سے مارک ٹیلی کے انٹرویو کروائے گئے نیز سکھر و ساہیوال کے شہداء کے قاتلوں کے ورثاء سے بھی ملوایا گیا۔ قادیانی جماعت کی عبادت گاہ میں عبادت کرتے ہوئے ان کی وڈیو فلم بھی تیار کی گئی۔ نیز ربوہ میں قادیانیوں کے دفاتر' اسکولز کالج اور مختلف قادیانی وزارتوں کے دفاتر بھی دکھلائے گئے یہ لولاک ۲ مئی سنہ ۱۹۸۶ء

اقوام متحدہ کی قادیانیوں کے حق میں قرارداد

قومی اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ اقوام متحدہ نے قادیانیوں کے حق میں قرارداد منظور کی ہے پوری خبر ملاحظہ ہو۔

لاہور (اسٹاف رپورٹر) اقوام متحدہ میں انسانی حقوق کے بین الاقوامی قوانین کی ماہر کیسرین مارکر نے کہا ہے کہ پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے بارے میں بین الاقوامی سطح پر بازگشت سنائی دے رہی ہے۔ اقوام متحدہ نے پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے بارے میں پہلی

بار قرار داد منظور کی ہے۔ انہوں نے گذشتہ روز ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں انسانی حقوق سے متاثرہ افرد کو مدد کی ضرورت ہے۔ اور یہاں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے اثرات دوسرے ممالک پر بھی پڑنے کا اندیشہ ہے۔ انہوں نے کہا اقوام متحدہ نے اپنی ایک قرار داد میں قادیانیوں کے بارے میں آرڈی ننس نمبر ۲۰ کو انسانی حقوق کے منافی قرار دیا ہے۔ یہ آرڈی ننس حق آزادی' حق تحفظ' سوچ کی آزادی' آزادی اظہار اور مذھبی اقلیتوں کی آزادی کے منافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ میں قرار داد کی کسی ملک نے مخالفت نہیں کی۔ تاہم ایک اسلامی ملک الجیریا نے قرار داد کی حمایت کی ہے۔ پاکستان کے نمائندے نے اس قرارداد پر کہا تھا کہ مارشل لاء کے خاتمے کے بعد بھی پاکستان کی عدالتوں کو اس قانون کو چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔ کیرین پار کرنے کہا پاکستان میں سینہ پر کلمہ طیبہ لگانے کے سلسلے میں ۴۰۰ قادیانیوں کو گرفتار کیا جاچکا ہے۔

(جنگ ۳۰؍ اپریل)

اقوام متحدہ میں پاکستان کے خلاف پہلی مرتبہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی سے متعلق قرار داد منظور کی ہے۔ جو یکطرفہ' جانبدارانہ اور انصاف کے تقاضوں کے صریحاً منافی ہے۔ اور یہ قرارداد پاکستان دشمن عناصر اور قادیانیوں کی مشترکہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔

اور اس سلسلہ میں افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ حکومت پاکستان اپنا صحیح وقت بیان کرنے میں ناکام رہی ہے۔ قادیانیوں کے حق میں قرار داد پاکستان کی کمزور اور سست پالیسی کا نتیجہ ہے۔ اگر حکومت پاکستان قادیانیوں کی مسلسل ہٹ دھرمی آئین و قانون شکنی کے متعلق آگاہ کرتی تو یہ قرار داد کبھی منظور نہ ہوتی۔

عالمی رائے عامہ ابھی تک اس دھوکہ اور غلط فہمی کا شکار ہے۔ کہ پاکستان میں قادیانیوں کے حقوق تلف کئے جارہے ہیں۔ حالانکہ صورت حال اس کے برعکس ہے۔ قادیانی عالم اسلام کا حصہ نہ ہوتے ہوئے بھی خود کو مسلمان کہلاتے ہیں اور مسلمانوں کی اصطلاحات اور شعائر کو استعمال کرتے ہیں۔ جس سے مسلمانوں کا مذھبی تشخص مجروح ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے دینی تشخص کے تحفظ کے لئے قادیانیوں کو کلمہ طیبہ' اسلام کا نام' شعائر اسلام کے استعمال سے روکا جارہا ہے۔ کسی دوسرے مذہب کا نام اور اصطلاحات استعمال کرنا دنیا کے کسی قانون میں حق نہیں کہلاتا۔ بلکہ اسے دھوکہ اور فراڈ کہا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کو اس دھوکہ و فراڈ کی حمایت سے گریز کرنا چاہیے۔

خود اقوام متحدہ کے ادارہ نے ایک نام اور کچھ نشانات مخصوص کر رکھے ہیں جن سے اس کی پہچان ہوتی ہے۔ اگر کچھ اقوام اسی نام سے ایک الگ ادارہ قائم کرلیں۔ اور اقوام متحدہ کے نشانات استعمال کریں تو اقوام متحدہ اس کو کبھی برداشت نہیں کرے گا۔

اقوام متحدہ نے اپنی قرار داد میں نہ تو حکومت پاکستان کو اپنا موقف پیش کرنے کا موقع دیا اور نہ ہی تحریک ختم نبوت کے راہنماؤں کو اپنے نقطہ نظر کی وضاحت کا موقع دیا گیا۔ اس لئے یہ قرار داد جانبدارانہ' یکطرفہ' اور انصاف کے تقاضوں کے منافی ہے۔

آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے صدر حضرت مولانا خان محمد مدظلہ نے اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی ماہر مس کیرین پارکر کے قادیانیوں کے بارہ میں بیان کو گمراہ کن اور مغربی استعمار کی آلہ کار جماعت کی پشت پناہی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ مغربی طاقتوں اور ان کے مرتم دست آموز اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کی خواہش ہے۔ کہ پاکستان ایسی نظریاتی ریاست میں حق آزادی' حق تحفظ سوچ' آزادی اظہار اور "مذھبی اقلیتوں کی آزادی" کے خوشنما لفظوں کے آڑ میں قادیانیوں کو مسلمان معاشرہ میں ارتداد پھیلانے کی کھلی چھٹی دی جائے جو ناممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی مرزا غلام قادیانی کو نبی مان کر خود کو مسلمان امت سے الگ کرچکے ہیں۔ قادیانیوں کے لئے کسی طرح جائز نہیں کہ وہ مسلم تشخص اور شعائر کو اپنے حق میں استعمال کریں۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح برطانیہ میں یک پروٹسٹنٹ ایک کیتھرلک کے حقوق کا کیا ہم سے نہیں بن سکتا۔ حالانکہ دونوں عیسائی مذہب رکھتے ہیں ایسے ہی قادیانی مسلم کیونکر ہوسکتے ہیں۔

مسلم ریاست میں ارتداد کی شرعی سزا قتل ہے۔ مولانا اللہ وسایا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ اور مورخ مولانا اللہ وسایا نے کہا ہے کہ مسلم ریاست میں ارتداد کی شرعی سزا قتل ہے جس کے نفاذ سے ہی خلاف اسلام تنظیموں اور تحریکوں کی سرگرمیوں کو روکا جاسکتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے اپنے دو روزہ دورہ گوجرانوالہ کے دوران دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور بخاری حال میں منعقدہ تربیتی کورس اس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ قادیانیت ایک فتنہ ہے اسے دین یا مذہب کا نام نہیں دیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے امت مسلمہ کو دین سے محروم کرنے اور حضور خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کے دائرہ سے نکال کر گمراہی و ذلت کے اندھے کنویں میں دھکیلنے کی مذموم کوشش کی۔ مولانا اللہ وسایا نے جامعہ اسلامیہ سلفیہ مسجد بیت المکرم ماڈل ٹاؤن' مدرسہ اشرف العلوم باغبانپورہ' جامعہ عربیہ جی۔ ٹی۔ روڈ' جامعہ ریاض المدینہ جی۔ ٹی۔ روڈ' جامع مسجد صدیقیہ سیٹلائٹ ٹاؤن اور مسجد ختم نبوت ابوبکر ٹاؤن میں بھی اجتماعات اور سیمیناروں سے خطاب کیا۔

prediction? Far from marriage, Mirza did not see even the shadow of his illusive bride, Muhammadi Begum. Is the falsehood of foul and fraudulent Mirza not proved thus? He himself admitted in his own words that he was a very wicked man, more wicked than any other wicked. Jews, Christians, Hindus, Sikhs, cobblers, sweepers, etc., are also non-Muslims but Mirza admits he is worse than all of them.

Does any doubt still remain of his being an Arch Liar, an impostor, a pretender, nay, the worst of them all? This is one example I have mentioned, otherwise, Allah the Exalted, has provided us with a collection of proofs not in hundreds but in thousands.

MIRZA ALREADY VANQUISHED IN SEVERAL MUBAHALAS

(4) Besides these testimonies, Mirza Ghulam Ahmad Qadiani had already conducted a number of Mubahalas with the people. The result invariably was that Allah, the Exalted, showed him up as the Arch-Liar.

(a) INTERESTING SESSION WITH A CHRISTIAN PRIEST

Mirza Qadiani convened a discussion with a local head of episcopal diocese, named Atham. For fifteen days argumentation continued. When he could not beat his adversary he invoked Allah for decision. He pronounced that Allah had made this decision for Atham that this liar should be thrown into 'Havia' (hell) within fifteen months from June 5, 1893. Mirza had predicted in these words:

"BLACKEN MY FACE: PUT ROPE AROUND MY NECK."

"I admit right now that if this prediction goes false, i.e., if within fifteen months from this day, the party who is deemed to be false in Allah's view does not fall into 'Havia' as death punishment then I am prepared to undergo every type of punishment: disgrace me, blacken my face, collar a rope around my neck or hang me on the gallows. I am prepared for all. I swear by the Greatness of Allah that He will certainly do the same, will certainly do the same, will certainly do the same. The earth and the sky may deviate but not His Ordainments. If I am a liar keep the gallows ready for me and consider me the most accursed of all the accursed persons, the evil-doers and the satans."

(From *Jung e Muqaddas*, p.189).

HULLABALOO IN QADIAN ON THE CRITICAL NIGHT

The night before the avowed date-line, the town of Qadian went into a tumultuous drone. Men, women, big and small rubbed their noses on the earth, lamenting: Ya Allah, Atham may die! Ya Allah, Atham be dead! Ya Allah Atham may die! They were certain that Atham would no more live to see the light of the fixed day. Mirza Ghulam Ahmad Qadiani, on his part, worked out spells of magic for Atham's death and had charms recited over black grams and thrown them into dry wells. Despite all these invocations, contrivances and holloas, Atham remained alive and lived on and on. By His actions, Allah, the Exalted testified that:

*the prediction was not a revelation from Allah;

*the prediction was Mirza's imposture;

*both Mirza & Atham were liars but Mirza was the Arch Liar;

*Mirza deserved the punishment he had proposed on himself, that is

"Disgrace me;
"Blacken my face;
"Collar a rope around my neck;
"Hang me on the gallows"

After this Divine Decision, is there any further need, Mirza Tahir! for the Mubahala you wish to hold?

(b) MUBAHALA WITH MAULANA GHAZNAVI

On the 10th Zeeqada, 1310 Hijri, Mirza Qadiani, by appointment with Hazrat Maulana Abdul Haq Ghaznavi came out in the Eidgah of Amritsar for Mubahala. The invoked curses told upon Mirza and as a result he tumbled out of life with his heels twirling and his legs twining, whereas, the celebrated Maulana Sahib lived on respectably, sound and magnificent. Is any Divine testimony still needed to prove that Mirza Ghulam Ahmad was in the wrong!

••

which were obligatory on us...... and it is our resolve that we shall not address the Ulema after these clarifications..... and that is the end of discourses from our side.)

When Mirza Qadiani had conclusively proclaimed in 1897 his refusal to reopen any discourse with the Ulema in future, does his promise which according to your belief was:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾

And he does not speak from inclination of his self; This is but revelation sent down.

stand abrogated or is it that Mirza's progeny does not care a fig for all those promises, deeds and words which Mirza put forth?

MIRZA GHULAM AHMAD QADIANI — LIAR, APOSTATE, DUALIST-INFIDEL

(3) You have challenged the Ulema of the Ummat for a Mubahala. Remember, such engagements are final touchstones which distinguish between right and wrong, truth and falsehood. You seem to be going in for this Mubahala because you are not sure of the truthfulness of your Sire, even after a lapse of one century. Evidently you and your party members distrust your Patriarch.

Praise be to Allah, the entire Islamic Ummah, including myself — the most incompetent man of Ummat — don't have least of the least doubt that Mirza Ghulam Ahmad Qadiani was a liar. Final, decisive and unanimous is Islamic Ummah in the belief that after Allah's Prophet صلی اللہ علیہ وسلم any claimant to prophethood, is a liar, apostate and dualist-infidel. This is in accordance with the Prophetic words:

ثلاثون كذابون كلهم يزعم أنه رسول الله

"Thirty liars (will appear before the Day of Judgement) and each one of them will claim to be a Prophet of Allah."

Mirza Ghulam Ahmad Qadiani is included in this list.

The statement that "Mirza's marriage was solemnised in the sky!" is one example of Mirza's falsehood. Allah the Exalted, Supreme in Perfection, Eminent in Wisdom, has provided us numerous conclusive proofs of the falsehood of Mirza Ghulam Ahmad Qadiani — the Musailma of the Punjab. The lies of this liar are as visible as the sun at meridian. In the context of these lies, the Arch Liar cannot remain hidden from those whose hearts glow with the light of Faith, however faint. But those eyes which are totally sealed, Allah has been pleased to say about them:

﴿وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا﴾

And the person who shall be blind in this world shall be blind in the hereafter also and will be strayed more from the path.

How can a blind man tell the truth from the untruth or distinguish the white from the black? Let this one example suffice for Mirza's falsehood.

MARRIAGE WITH MUHAMMADI BEGUM IN THE SKY!

Mirza declared the so-called revelation that he had been married with Muhammadi Begum, a respectable lady, in the sky. He kept on harping on this revelation of marriage from 1888 to 1907. Ultimately he wrote these words in his Appendix to *Anjam e Atham on page 54.*

> "Remember, if the second part of this predication does not come true (i.e. Muhammadi Begum is not married to Mirza after her widowhood), I should be deemed more wicked than any wicked man. O idiots! this is not a human's pretension. This is no business of any depraved impostor. Consider this to be God's true promise, definitely the same God Almighty Whose words are never withdrawn; the same Glorious Nourisher Whose intentions nobody can stop."

Certainly we agree and do believe that Allah's words are His Will. His promises are true, unbreakable and uncontradictory, unflinching and unswerving. Nobody can stop His intents.

MIRZA DID NOT EVEN SEEN THE SHADOW OF HIS ILLUSIVE BRIDE

But what happened to the second part of Mirza's

O BELIEVERS, WHOEVER FROM AMONGST YOU FORSAKES HIS RELIGION THEN ALLAH WILL CREATE VERY SOON SUCH PEOPLE WHOM ALLAH SHALL LOVE AND WHO SHALL LOVE ALLAH; THEY WILL BE KIND TOWARDS MUSLIMS AND FORCEFUL OVER KAFIRS; THEY WILL BE FIGHTING IN THE WAY OF ALLAH AND WILL NOT BE AFRAID OF ACCUSATIONS OF ANY ACCUSER; THIS IS ALLAH'S MUNIFICENCE. HE BESTOWS IT UPON WHOMSOEVER HE WANTS AND ALLAH IS ALL-PERVADING AND KNOWS EVERY THING.

In this blessed 'Ayat', six eminent virtues have been enumerated for those who contend with the apostates. Firstly, they are slaves whom Allah loves; secondly, they are among Allah's true lovers; thirdly, they are complaisant towards the people of the faith; fourthly, they are severe over the Kafirs; fifthly, they wage war in the path of Allah to perform the obligation of communicating His celebrated Commands and His Prohibitions; sixthly, they don't mind accusers reproaching them in the matter of Deen. In the end of this 'Ayat', it is proclaimed that this is Allah's Special Favour which is bestowed on whomsoever He wants.

GHULAM AHMAD QADIANI — THE MUSAILMA OF THE PUNJAB

In the light of this holy verse, the first and foremost to deserve the avowed honour are Hazrat Abu Bakr Siddiq and his associates (Allah be pleased with them all) because they fought with Musailma, the Liar, and other apostates. Now, in the present times, recipients of these glad tidings are those who are contending with the Arch Liar, Mirza Ghulam Ahmad Qadiani and his progeny of mini liars. Therefore, your counting me among the adversaries of Mirza Ghulam Ahmad is a proof which you have provided for this humble self that he is fit to be included among the praiseworthy persons extolled in the above holy verse. It is evidently a great testimony and a very happy news of Allah's great Munificence for this hapless soul. Words fail me to thank you for this gesture.

But this unworthy person, the lowest and the least competent among the followers of Allah's Prophet Khatam-un-Nabieen and Saiyedil Mursaleen صلی اللہ علیہ وسلم is perhaps the most unbecoming and inadequate in the entire Ummate Muhammadia (utmost blessings and peace on its Chief). Our Hazrat Maulana Muhammad Anwer Shah Kashmiri, a leader of recent times, (may Allah make his grave resplendent), said in a couplet:

کے نیست دریں امت تو آنکہ چوں انور
بارے سیاہ آمد و مرے زدری

There is nobody in your Ummah like this humble self who is presenting himself before you with such insignificant deeds.

What honour greater than this can be for an insignificant 'Ummati' like myself than the Divine epithet of یحبھم ویحبونہ (Allah loves them and they love Allah). Your writing has raised hopes of this humble self that, Allah willing, our Prophet صلی اللہ علیہ وسلم will intercede for this unworthy and insignificant person when he will present himself before him with his humble demeanour.

جب کبھی شوریدگاں عشق کا ہوتا ہے ذکر
اے زہے قسمت کہ ان کو یاد آجاتا ہوں میں

(Whenever there is a mention of mad lovers, how fine O my fortune! I am remembered by him!)

Nevertheless you have provided great honour to this Dervish by including his name among the opponents of Mirza Qadiani. The remarks which you have written to me shall testify for me on the Judgement Day. For this favour done me sweeten your mouth with a treat of ghee and sugar!

QADIANIS DISOBEY THEIR SIRE MIRZA GHULAM AHMAD

(2) In his book *'Anjam e Atham'*, Mirza Ghulam Ahmad Qadiani had expressed his determination that he would never address the Ulema in future. He was adamant. Note his vehement style:

اليوم قضينا ما كان علينا من التبليغات ...... وأزمعنا أن لا نخاطب العلماء بعد هذه التوضيحات ...... وهذه منّا خاتمة المخاطبات.

(ص ۲۸۲)

(We have today finalised the preachings

REPLY TO MIRZA TAHIR'S CHALLENGE OF MUBAHALA

by
MAULANA MUHAMMAD YUSUF LUDHIANVI

Translated by:
K. M. Salim

Edited by:
Dr. Shahiruddin Alvi

IN REPLY TO MIRZA TAHIR

Whenever Qadianis are disappointed over something or feel uneasy, their leaders must embark on some mischief to prop them up. This is customary with them. In this way they set their progeny at rest. But as luck would have it, this invariably results in more disgrace and greater ignominy for them. In this context, a new activity has recently emanated from their leader, Mirza Tahir Ahmad. He has challenged all Muslims of the World for holding with him مباہلہ *a sort of 'Curses Rendezvous'. Reply to the aforesaid challenge, sent to Mirza Tahir on behalf of the Writer, is reproduced below.*

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

Janab Mirza Tahir Sahib,

Peace be on those who follow the right path!

You have lately published a challenge for Mubahala. I should not have considered the pamphlet worth any attention because this is my normal practice with Qadiani outbursts but on return from abroad, I found a copy of your challenge in my mail, and I have been specifically asked to answer. Therefore it devolves on me to give you this reply.

Here are some points in answer:

ALLAH EXTOLLS THOSE WHO FIGHT APOSTATES

(1) At the outset, let me thank you for having included the name of this humble self in the list of opponents of the Arch Liar of the Present times, i.e., Mirza Ghulam Ahmad Qadiani — the 'Musailma' of the Punjab.

You have done me a great honour, indeed, which Quran Majeed has recounted in these words:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ (المائدة:٥٤)

محمد زکی کیفی

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

قسمت سے مل گئی ہے قیادت حضورؐ کی
اللہ کا کرم ہے عنایت حضورؐ کی

دو لفظ ہیں خلاصہ عرفان و آگہی
وحدانیت خدا کی، رسالت حضورؐ کی

بھر لی ہیں ہر گدا نے سعادت سے جھولیاں
نگری رہے ہمیشہ سلامت حضورؐ کی

گل کی مہک، صبا کی روش، چاندنی کی رو
یہ سب کی سب ہیں گرد لطافت حضورؐ کی

پڑھ کر درود نطق بھی سرشار کیوں نہ ہو
اس میں جھلک رہی ہے فصاحت حضورؐ کی

آمد کا مژدہ دے کے گئے تھے خلیل بھی
سمجھا گئے مسیحؑ علامت حضورؐ کی

رب کریم، شان کریمی کا واسطہ!
جنت میں ہو نصیب رفاقت حضورؐ کی

ہر دور میں جدید تقاضوں کے ساتھ ساتھ
ہوتی ہے آشکار صداقت حضورؐ کی

حاتم کا ذکر کیا وہ زمانہ گزر گیا
جاری ہے آج تک بھی سخاوت حضورؐ کی

قرباں ہم اسؐ پہ، وہ ہمیں محبوب کیوں نہ ہو؟
ایمان ہے خدا پہ، امانت حضورؐ کی

بوبکرؓ اور عمرؓ پہ یہ انعام ختم ہے
ہر آن مل رہی ہے سعادت حضورؐ کی

کیفی خدا نصیب کرے اپنے فضل سے
الفت کے ساتھ ساتھ اطاعت حضورؐ کی

دہشت گرد و تخریب کار کون؟

کیا حکومت اِن کو کیفرِ کردار تک پہنچائے گی

پاکستان میں تخریب کاری، دہشت گردی، قتل و اغواء کی منظم واردات پر پاکستان کا شہری سراسیمگی اور خوف و ہراس کا شکار ہے۔ افسردہ، خوف زدہ اور پریشان ہے۔ ہر شخص چیخ اٹھا ہے کہ اس میں اسرائیل، بھارت اور امریکہ کے ایجنٹ ملوث ہیں۔ ملکِ عزیز کو دشمن تباہ کن حالات سے محض اس لیے دوچار کر رہا ہے کہ یہ طاقتیں پاکستان کی افواج اور پُرامن ایٹمی پلانٹ کو تباہ کرنا چاہتی ہیں۔ آیئے دیکھئے اِن پاکستان دشمن طاقتوں کا پاکستان میں ایجنٹ کون ہے؟

اسرائیل اور مرزائی

(۱) اسرائیل میں مرزائی مشن قائم ہے۔ (بجٹ آمد و خرچ تحریکِ جدید ۱۹۶۳-۶۲ء صفحہ ۳۵) اور اسرائیلی فوج میں چھ سو قادیانی ملازم ہیں۔ (ہفت روزہ طاہر لاہور …)

(۲) اسرائیل میں مرزائی مشن کے انچارج کا اسرائیل کے صدر سے رابطہ ہوتا ہے۔ (۱۴ر جنوری ۱۹۸۶ء نوائے وقت لاہور)

بھارت اور مرزائی

(۱) مرزائی جماعت کے سربراہ مرزا بشیر آنجہانی نے اعلان کیا کہ پاکستان و ہندوستان کی تقسیم عارضی ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ دوبارہ اکھنڈ ہندوستان بن جائے۔ (الفضل قادیان ۱۶ر مئی ۱۹۴۷ء)

(۲) مرزائی جماعت کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان، بنگلہ دیش اور بھارت کی تقسیم غیر فطری ہے۔ اس تقسیم کو ختم کر کے ایک ہو جانا چاہیے۔

امریکہ اور مرزائی

(۱) امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کو ختم کرانے کے لیے دباؤ اور امداد کی بندش و بحالی کو اس سے وابستہ کرنا۔

(۲) حالیہ فسادات و تخریب کاری اور دہشت گردی سے قبل ایک ماہ میں امریکی سفارت کار کا "ربوہ" میں تین بار آنا۔ مرزائی قیادت سے علیحدگی میں ملاقاتیں جس کی تفصیلات کا پاکستان کی ایجنسیوں کو بھی علم نہیں۔ (حالیہ اخبارات۔ جنگ، نوائے وقت لاہور)

جس طرح

دنیا بھر کے یہودی مسلمان اور مسلم حکومتوں کے خلاف منظم سازشوں میں مصروفِ کار ہیں۔ اسی طرح قادیانی جماعت "سیاسی پناہ" کے نام سے منظم طریقے سے اپنے افراد کو تخریب کاری و دہشت گردی کی تربیت کے لیے بیرونِ ملک بھجوا رہی ہے۔ اِن تخریب کاروں کے آنے جانے کا یہ عمل مسلسل کئی سال سے جاری ہے۔

اِن حالات میں

حکومتِ پاکستان اپنی ذمہ داری کا احساس کرے، غیر ملکی ایجنٹ، سازشی گروہ پر مقدمہ چلائے اور قادیانی جماعت کو خلافِ قانون قرار دے کر ان کے اثاثوں کو منجمد کرے۔

شعبۂ نشر و اشاعت: عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت (ملتان، پاکستان)